إنّ الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة

یہہ رسالہ معتبرہ در اسلام آباء کرام آنحضرت صلعم مصدق بفتاوی علماء کرام
اہلسنت بنگلور و بریلی و دہلی و شاہجہان آباد و عظیم آباد و بھیرہ علاقہ پنجاب و نوتہ
ضلع راولپنڈی و مدراس و حیدر آباد دکن قابل دید ہو جس میں سرور دو جہان
رسول الثقلین و جان احمد مجتبے محمد مصطفے صلعم کے آباء شریفہ و امہات لطیفہ
حضرت آدم و حوا علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام حضرت عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما
تک مسلمان ہونا چار آیات شریفہ معہ استدلال مفسرین اور پندرہ احادیث
لطیفہ دلائل الخیرات اور اسی اقوال علماء مذاہب اربعہ سے بخوبی ثابت کیا
گیا ہے اور آنحضرت کے اجداد کرام حضرت عبد اللہ سے آدم تک بقول
جمہور جو پچاس ہیں اور حضرت آمنہ سے آدم تک جو اُنچاس ہیں اُن کے
اسماء عظام معتبر کتب سے نقل کرکے ان کے اسلام کا ثبوت احادیث اور
معتبر کتب سے لکھا گیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے الموسوم بہ

هداية الغبي إلى إسلام آباء النبي

اس رسالے میں معترضین کے کل سوالات جینہ نقل کرکے جوابات شافیہ با دلائل قویہ دیے ہیں
خصوصاً تردید ابتداش ابراہیم چچا تھا اور باپ ہونا اور تارخ کا اہل اسلام ہونا
نظائر قرآن و مفسرین علماء اور لغت و مورخین سے ثابت کیا ہے اور آخر رسالہ میں طریقہ
ادب اور اس مسئلہ کا خلاف کرنا سوء ادبی سے خلل انداز ایمان و ایذاء آنحضرت بتلایا گیا ہے
گو کہ یہہ رسالہ جو بظاہر فتویٰ ہے باسم محمد [illegible] خوش صنع و سہل عبارتیں اسطے تفہیم عوام کے
منسوب ہے جو طالب مطالعہ [illegible] سوالات کا جواب لینہ پڑا اور لائق دید ارباب
انصاف کے لائق قبول ہے من تصنیف جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حضرت مولانا مولوی سید محمد عبد
الغفار شاہ صاحب قادری الحنفی مدرس اول مدرسہ عربیہ مع العلوم معسکر بنگلور خلف الصدق حضرت مولانا
مولوی حاجی قاضی سید شاہ محمد عبد القدوس صاحب قادری الحنفی

الیئن پریس لاہور میں باہتمام میاں لال دین صاحب منیجر کے چھپا

تالیف: مولانا سید محمد عبد الغفار شاہ قادری بنگلوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سرور انبیاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء کرام وامہات عظایم حضرت آدم وحوا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام سے حضرت عبد اللہ وآمنہ تک مومن مسلمان تھے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب ھو اللہ الملھم بالحق والصواب

حامداللہ ومصلیا ومسلما علی رسولہ والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

صورت مسئولہ مصدرہ میں جاننا چاہئے کہ سرور کائنات مفخر موجودات شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین احمد المجتبےٰ حضرت محمد ن المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء کرام وامہات عظایم حضرت آدم وحوا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام سے حضرت عبد اللہ وآمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما تک مومن ومسلمان تھے یہی ہے اعتقاد جمہور حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ وحنبلیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت عظمیٰ وخصوصیت کبرےٰ ثابت ہوتی ہے۔ اس پر آیات شریفہ واحادیث لطیفہ واقوال فقیہہ مبین وشاہد ہیں۔

فصل پہلی آیات شریفہ میں

جس سے سرورِ دوجہان کے تمام آباء کرام و امہات عظایم کا مومن مسلمان ثابت ہے جیسا کہ اللہ تعالے سورۂ شعراء میں فرماتا ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝ اور توکل کرا وپر غالب مہربان کے جو دیکھتا ہے تجھکو جس وقت کہ اُٹھتا ہے تو اور پھرنا تیرا بیچ سجدہ کرنے والوں کے تحقیق وہ ہے سُننے والا اور جاننے والا۔ اس آیت کے معنوں میں سے ایک معنی یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور شریف ساجدوں سے ساجدوں کی طرف منتقل ہوتا رہا تو آیت اسپر دلیل ہے کہ سب آباء کرام و امہات عظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمین تھے چنانچہ امام ابن حجر ہیتمی افضل القریٰ لقراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔ وایضا قال تعالی وتقلبك فی السّاجدین علی احد التفاسیر فیه ان المراد تنقل نورہ من ساجد الی ساجد وحینئذ فهذا صریح فی ان ابوی النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم امنة وعبد اللہ من اهل الجنة لانهما اقرب المختارین له صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وهذا هو الحق اور آیہ کریمہ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّاجدین کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور شریف ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ و حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما اہل جنت سے ہیں کہ وہ تو ان سب بندوں میں جنھیں اللہ تعالے نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چنا تھا قریب تر ہیں اور یہی قول حق ہے۔

اور تفسیر ابن عباس میں جو ام التفاسیر ہے تحت آیت وتقلبک فی الساجدین کے لکھا ہے ویقال فی اصلاب آبائك الاولین یعنے آنحضرت صلعم کا نور شریف اپنے آباء کرام کے اصلاب سے ساجدوں سے ساجدوں کی طرف

نقل کرتا ہوا آتا تھا مطلب یہ کہ تمام آباؤ کرام و امہات عظایم آپ کے مسلمین تھے - اور شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوت کی جلد اول وصل دوم میں فرماتے ہیں اسکا ترجمہ ملخصاً یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور شریف آدمؑ سے حواؑ میں منتقل ہوا اور بعد شیثؑ پیدا ہوئے انمیں یہ نور بہی جلوہ گر ہوا آدمؑ نے شیثؑ کو وصیت کی کہ نہ رکھے اس نور شریف کو مگر نساء طاہرات میں اور شیثؑ سے جب وہ نور ان کے فرزند انوش میں منتقل ہوا شیثؑ نے انوش کو یہی وصیت کی اور ہمیشہ جاری تھی یہ وصیت اور نقل کئے جاتا تھا یہ نور ایک قرن سے دوسرے قرن تک یہانتک کہ حق تعالے اس نور کو عبدالمطلب میں جلوہ گر کیا بعدہ نور ان کے فرزند عبداللہ میں آیا جس سے سرور کائنات مفخر موجودات ظہور میں آئے اور پاک گردانا اللہ تعالے نے اس نسب شریف کو سفاح جاہلیت سے یعنے عرب کے ایام جاہلیت میں یہ عادت تھی کہ غیر اشراف اپنی لڑکیوں کو شرفا کے پاس روانہ کرتے تا وہ عورتیں ان سے حاملہ ہوں یا کبھی ایسا ہوتا کہ مرد عورت سے کئی روز پہلے زنا کرتا بعد اسکو نکاح کرتا اس سے اللہ تعالی نے آنحضرت کو پاک و مصفا رکھا تھا کہ آنحضرت اصلاب طیبہ سے طرف ارحام طاہرہ کے نقل کرتے ہوئے آدم و حوا سے اپنے والدین عبداللہ و آمنہ تک آئے چنانچہ ابن عباس نے ایسا ہی وتقلبک فی الساجدین کی تفسیر میں فرمایا ہے یعنے آپکا نور شریف نقل کرتا آتا تھا یہانتک کہ آپ آمنہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے - ایسا ہی لکھا ہے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی نے مسالک الحنفا فی والدی المصطفےٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مین اور دیگر اپنے رسائل خمسہ میں اور خاتمۃ المحققین علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب میں اور علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری نے تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم میں اور علامہ سید محمد البرزنجی نے اپنے رسالہ اسلام آباء کرام میں اور دیگر علما اپنے رسائل میں - اگر کوئی یہہ کہے کہ

اس آیت شریفہ کے معنے مفسرین نے بہت کئے ہیں پس خاص اس معنے پر تعمیل کیسی ہے۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ آیت کا بہت معانی پر مشتمل ہونا خاص اس معنی کی تعمیل کو مضر نہیں کیونکہ آیت کا ہر ایک معنی پر حمل واجب ہوتا ہے اور ہر ایک معنی پر تعمیل کرنی واجب الاحتجاج ہوجاتا ہے جیسا کہ مواضع شتّے سے تفسیر کبیر کے ظاہر ہے ایسا ہی لکھا ہے تفسیر اتقان فی علوم القرآن میں امام جلال الدین سیوطی نے اور تفسیر احمدی میں ملاجیون حنفی نے اور دیگر مفسرین نے اپنی تفاسیر میں۔ ثانیاً آیت اینکہ جو سورۂ توبہ میں ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ الآیۃ اے مومنو کافر تو نرا ناپاک ہی ہیں اس آیت سے بھی استدلال اسلام آباء کرام کا کیا جاتا ہے بدیں طور کہ سرور دوجہان احادیث شریفہ میں فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ پاک مردون کی پشتوں سے پاک بی بیون کے پیٹون سے آدم وحوا سے عبد اللہ وآمنہ تک جو میرے والدین ہیں منتقل ہوتا رہا تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء کرام طاہرین واُمہات کرایم طاہرات سب اہل ایمان وتوحید ہوں کہ بنص قرآن عظیم کسی کافر و کافرہ کے لئے کرم وطہارت سے حصہ نہیں۔ چنانچہ امام شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی نے افضل القرٰی لقراء ام القرٰی میں فرمایا انّ اٰباء للنبی صلّی اللہ تعالی علیہ وسلم غیر الانبیاء وامھاتہ الی ادم وحوّا لیس فیھم کافر لان الکافر لایقال فی حقہ انہ مختار ولا کریم ولا طاھر بل نجس وقد صرحت الاحادیث بانّھم مختارون وانّ الاباء کرام والامھات طاھرات۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علٰے نبینا وعلیہم الصلوٰت والسلام اجداد ہیں وہ تو انبیا ہی ہیں اُن کے سوا آپ کے تمام آباء کرام واُمہات عظایم آدم وحوا علیہ الصلوٰہ والسلام تک جو ہیں اُنمیں کوئی کافر نہ تھا کیونکہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک وطاہر نہیں کہا جاتا بلکہ کفار نجس ہیں مطابق اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ کے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے آباء کرام و امہات عظام کی نسبت احادیث شریفہ میں تصریح فرما دی
ہے کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہ الٰہی ہیں آبا سب آپ کے کرام اور آپکی امہات
طاہرات ہیں ۔ اور امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی اور علامہ محمد بن ابی شریف
حسنی تلمسانی شارح شفا اور علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح المواہب اور
علامہ محقق سنوسی اور علامہ سید محمد البرزنجی اور شیخ عبد الحق دہلوی حنفی اور
شیخ نور الحق حنفی شارح بخاری اور محدث شیخ الاسلام شارح بخاری اور امام
سناوی اور امام بوصیری اور مولانا معین الدین ہروی وغیرہم اکابرین
عظام نے ایسا ہی لکھے ہیں ۔ ثالثاً آیت اینکہ کہا اللہ تعالے نے سورہ بقرہ میں
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ اور بیشک مسلمان غلام بہتر ہے مشرک
سے ۔ اور فرماتا ہے وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ اور بیشک باندی
مومنہ بہتر ہے مشرکہ سے ۔ یہہ دونوں آیت شریفہ سے امام جلال الدین سیوطی
اپنے رسالوں میں اسلام آباء کرام و امہات عظائم پر بدیں طور استدلال کیا ہے کہ
آیت قرآنیہ ناطق ہے کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم ہو کسی غلام مومن
یا باندی مومنہ سے خیر و بہتر نہیں ہو سکتا اور بخاری شریف وغیرہ کی احادیث
شریفہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کے آباء کرام و امہات عظایم آدم و حوا علیہم الصلوٰۃ
والسلام سے لیکر حضرت کے والدین یعنے عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما تک خیار
قرآن سے تھے تو واجب ہوا کہ آنحضرتؐ کے آباء کرام و امہات عظائم آدم و حوا تک
انہیں بندگان مومن و صالح سے ہوں انتہے ملخصاً علامہ سید محمد البرزنجی
نے اپنے رسالہ میں اسکی تائید و تقویت کی ہے ایسا ہی دوسرے اکابر اپنے
رسالوں میں ۔ رابعاً آیت اینکہ اللہ تعالے آخر سورہ برات میں فرماتا ہے
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ الآیہ بعض قرا فتح فا یعنے
أَنفَسِكُم پڑھتے ہیں اس صورت پر آیت شریف کے یہہ معنی ہوئے تحقیق آیا

تمہاری طرف رسول یعنے آنحضرت صلعم نفیس تر تمہارے سے چنانچہ تفسیر بیضاوی
میں ہے وقری من انفسکم ای اشرفکم بعض قراء نے بفتح فا پڑھا ہے
یعنے آیا رسول تمہاری طرف بزرگ تر تمہاری سے ایسا ہی ہے تفسیر کبیر میں۔ اور
شفائے قاضی عیاض کے ابتدا رسالے کے الفصل الاول میں ہے کقولہ تعالیٰ
لقد جاءکم رسول من انفسکم الآیہ قال السمرقندی وقرء بعضہم
مِن انفسکم بفتح الفاء وکونہ من اشرفہم وارفعہم وافضلہم
علی قراۃ الفتح یعنے امام الجلیل ابو اللیث نصر سمرقندی الحنفی نے فرمایا کہ بعض قراء
نے فتح فا سے پڑھا ہے پس جو قرا بفتح فا پڑھتے ہیں اس سے سرور دوجہان کی
شرافت و رفعت و فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اسی شفائے قاضی عیاض کے
ابتدا و رسالے میں ہے وروی عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ
علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ من انفسکم قال نسبا وصہرا وحسبا قال
لیس فی اٰبائی مِن لدن اٰدم سفاح کلہا نکاح قال ابن الکلبی
کتبت لِلنبی صلّی اللہ علیہ وسلم خمس مایۃ ام فما وجد تفیہن
سفاحًا ولا شیئًا مما کان علیہ الجاہلیۃ یعنے مروی ہے حضرت علی بن
ابیطالب رضی اللہ عنہ کہا انہوں نے کہ پڑھے آنحضرت صلعم انفسکم بفتح فا اور فرمایا اس
تفسیر کو تحقیق آیا تمہاری طرف میں نفیس تر اور عمدہ تر از روے حسب اور نسب
کے اور نہیں تھا میرے آباء کرام میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک
سفاح بلکہ نکاح تھا (ایام جاہلیت میں بغیر نکاح کے عورت کو چند روز رکھ لیا کرتے
تھے بعد اس کے نکاح کرتے تھے آنحضرت نے اس کی نفی فرمائی اور فرمایا میرے
آباء کرام آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک اہل اسلام تھے) اور
امام ابن الکلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سرور دوجہان کے امہات کرام کا سلسلہ

پانچسو امہات تک لکھا ہے ہمیں نے اس نہ پایا میں نے سفاح کو اور نہ ایام جاہلیت کے کسی شئی کو یعنے تمام امہات کرام آنحضرت کی مومنہ و متقیہ تھیں اور شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوۃ کی جلد اول وصل دوم باب اول کی فصل اول میں فرماتے ہیں جسکا ترجمہ یہ ہے انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ پڑھے آنحضرت لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح فا اور اور اپنی زبان درفشان سے فرمایا کہ میں نفیس ترین تمہارے کا ہوں ازروے نسب وصہر وحسب کے اور نہیں تھا میرے آباء کرام میں آدم سے لیکر میرے والدین تک سفاح بلکہ نکاح تھا اور بیہقی میں ہے کہ نہیں تھا میرے آباء کرام میں سفاح بلکہ نکاح اسلام تھا یعنے میرے آباء کرام تمام مسلمین تھے - ان آیات سابقہ و احادیث لاحقہ سے جیسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کے تمام آباء کرام و امہات عظام آدم و حوا سے عبداللہ و آمنہ تک مسلمین تھے اسی طرح یہ بھی واضح و ثابت ہوگیا کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کے باپ نہیں تھے بلکہ چچا تھے ان کے باپ کا نام تارخ تھا جو مومن و متقی تھے اور قرآن شریف میں جو ابیہ کا ذکر آیا ہے اب سے مراد مجازاً چچا ہے عرب کی عادت ہے کہ چچا کو باپ کہتے رہیں اور چچا کی تعظیم باپ کے برابر کرتے ہیں قرآن شریف و احادیث مطہرہ میں اس کی بہت نظیریں ملتی ہیں چنانچہ ایک مثال دیجاتی ہے جو قرآن شریف کی سورہ بقرہ میں اولاد یعقوب سے حکایت ہے جو اپنے والد کو خطاب کر کے کہتے تھے - قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ الآیۃ یعنے کہتے تھے وہ عبادت کرینگے ہم تیرے خدا کی اور تیرے

؎ پانچسو امہات سے مراد آنحضرت کی نانیاں اور انکی بہنیں وغیرہ اور دادیاں اور بہنیں وغیرہ مراد ہے ۱۲

باپوں کے خدا کی جو ابراہیم و اسمعیل و اسحق ہیں - حالانکہ اسمعیل علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے ان کو مجازاً اب کہا گیا - اس آیت کے ذیل میں امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر کے الجزء الاول میں فرماتے ہیں بل الجواب ان یقال انہ اطلق لفظ الاب علی الجد و علی العم وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام فی العبّاس ھذا بقیۃ اباٰئی وقال ردوا علیّ ابی فدلت ذلک علی انہ ذکرہ علی سبیل المجاز یعنے مجازاً عرب میں اب کا اطلاق چچا اور دادا پر ہوتا ہے آنحضرت عباس کو کہے - یہہ میرے باپ ہیں اور فرمائے پھر دو میرے پر باپ کو یعنی چچا عباس کو اور تفسیر مدارک میں ہے وجعل اسمعیل من جملۃ اباٰئہٖ وھو عمہ لان العم اب قال علیہ الصلوٰۃ فی العباس ھذا بقیۃ اباٰئی اسکا ترجمہ اوپر گذرا - تفسیر جلالین میں ہے عد اسمعیل من الاباء تغلیب و لان العم بمنزلۃ الاب اور تفسیر ابو السعود میں ہے وعد اسمعیل من اباٰئہٖ تغلیبا للاب والجد لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عم الرجل صنو ابیہ وقولہ علیہ السلام فی العبّاس ھذا بقیۃ اباٰئی - تفسیر بیضاوی میں ہے وعد اسمعیل من اباٰئہٖ تغلیبا للاب والجد لانہ کالاب لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عم الرجل صنو ابیہ کما قال فی العباس رضی اللہ عنہ ھٰذا بقیۃ اباٰئی - اور تفسیر حسینی میں ہے واسمعیل را کہ عم او بود ہم پدر خواندند زیرا کہ عرب عم را اب گویند و حرمت او برابر پدر بجا آرند و این نظر بر اتحاد اصل است ان تمام عبارتوں کا ترجمہ مثل اوپر کے ہے علما نے اسی پر لابیہ آزر کو حمل فرمایا بسبب ورود آیات سابقہ و احادیث لاحقہ کے جیسا کہ تفسیر کبیر کے الجزء الرابع میں ہے الوجہ الرابع ان والد ابراھیم علیہ السلام کان تارخ و آزر کان عما لہ و العم قد یطلق علیہ اسم الاب کما

حکی اللہ تعالی عن اولاد یعقوب انھم قالوا نعبد الھک والہ اٰبائک
ابراھیم واسمعیل واسحٰق ومعلوم ان اسمعیل کان عمّاً لیعقوب وقد
اطلقوا علیہ لفظ الاب فکذا ھٰھنا یعنے چوتھی وجہ یہہ کہ ابراہیم علیہ السلام
کے باپ تارخ اور ان کے چچا آزر تھے اور چچا کو قرآن شریف میں اسم
اب اطلاق کیا گیا ہے جیسا کہ حکایت کرتا ہے اللہ تعالے اولاد یعقوب
سے کہ کہیں وہ عبادت کرتے ہیں تیرے خدا کی اور تیرے باپوں کے خدا کی
اور تیرے باپوں کے خدا کی جو ابراہیم و اسمعیل و اسحٰق تھے اور اتفاق ہے
اسپر کہ اسمعیل چچا تھے یعقوب کے پس انہوں نے اب اطلاق کیا پس
ایسا ہی لِاَبِیْہِ آزَرَ کو حمل کرنا چاہیئے۔ ایسا ہی لکھا ہے امام خاتم الحفاظ
جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا فی والدی المصطفے ہیں اور دیگر
اپنے رسائل خمسہ میں اور علامہ ابن حجر مکی نے افضل القرای لقراء ام
القری میں ایسا ہی لکھا ہے تفسیر ابن المنذر و دیگر تفاسیر معتبرہ میں
ایسا ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہد اور ابن
جریج سے تصریحاً مروی ہے۔ اور اہل تواریخ کا بھی اسپر اتفاق ہے
جیسا کہ لفظ آزر کی تشریح میں منتخب اللغت شاہجہانی میں ہے
وظاہر قرآن دلالت میکند کہ نام پدر ابراہیم ہست و اہل تواریخ گفتہ
اند کہ آزر عم ابراہیم ہست و نام پدرش تارخ ہست و عرب بسیار است
کہ عم پدر را گویند و احتمال دارد کہ اب در قرآن بمعنی عم باشد بنا بریں
ایں قول اہل تواریخ مخالف بنص کتاب نیست۔ مختصر مطلب یہہ
کہ آزر ابراہیم کے چچا تھے اور ان کے باپ کا نام تارخ تھا۔ اور غیاث
اللغات میں ہے و اہل تاریخ گویند کہ نام عم الیشان ہست و اکثر اہل عرب

عم را نیز پدر گویند لہذا مخالف قرآن نیست از منتخب و کشف و مدار اسکا
ترجمہ اوپر گذرا- ایسا ہی ہے دیگر لغات معتبرہ میں-

فصل دوسری احادیث شریفہ میں

جن سے سرور دوجہان کے تمام آباء شریفہ و امہات لطیفہ آدم وحوا
سے عبداللہ و آمنہ رض تک مومنین تھے چنانچہ بخاری شریف اور مشکوٰۃ
شریف وغیرہ کی کتاب الفضائل میں ہے عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم
قرنا فقرنا حتی کنتُ من القرن الذی کنتُ منہ یعنے روایت
ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا گیا ہوں میں بہتر طبقوں سے بنی آدم کے ہر زمانے میں
یہانتک کہ ہوں میں اس طبقہ میں جو بہترین طبقہ ہے۔ اس حدیث
کی شرح میں شیخ عبدالحق دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ
مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں الفصل الاول عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا
گفت آنحضرت برانگیختہ شدہ و فرستادہ شدہ ام من از بہترین طبقات
فرزندان آدم قرنے بعد از قرنے یعنے در ہر قرن در صلبہائے پدران
مے گشتم و مراد بخیر قرون بنی آدم ہر طبقہ ایست کہ پدران آنحضرت
دران طبقہ بودند و آنحضرت در اصلاب آنہا بود چنانچہ بعد از اسمعیل
علیہ السلام کنانہ بود بعد ازوے قریش بود و بعد ازوے ہاشم بود-
-حتے کنت من القرن الذی کنت منہ تا آنکہ شدم از قرنے کہ
شدم از وی اما آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان

از آدم تا عبد اللہ طاہر و مطہر اند از دنس کفر و رجس شرک چنانکہ خود فرمود
بیروں آمدہ ام از اصلاب طیبہ بارحام طاہرہ انتہی ملخصا۔ مختصر ترجمہ یہ کہ
مراد خیر قروں سے بنی آدم کے وہ طبقہ ہے کہ اجداد آنحضرت کے اس طبقہ
میں تھے اور آنحضرت ان کے صلبوں میں تھے اور آباد کرام آنحضرت
کے آدم علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ
تک پاک ہیں کفر کی برائی سے اور شرک کی پلیدی سے جیسا کہ خود حضرت
فرماتے ہیں آیا ہوں میں پاک صلبوں سے طرف پاک رحموں کے ۔
ایسا ہی لکھے ہیں اس حدیث کی شرح میں محدث شیخ الاسلام حنفی شرح
صحیح بخاری کی چھٹویں جلد میں اور محدث نور الحق دہلوی تیسیر القاری
شرح صحیح بخاری کے تیسرے جلد میں اور امام بدر الدین عینی حنفی عمدۃ
القاری شرح صحیح بخاری کی ساتویں جلد میں اور امام قسطلانی ارشاد الساری
شرح صحیح بخاری کی دسویں جلد میں اور امام ابن
حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اور امام جلال الدین سیوطی
مسالک الحنفا فی والدی المصطفےٰ وغیرہ رسالوں میں اور علامہ ابن حجر
مکی ہیتمی اپنے رسالہ میں اور علامہ تلمسانی شرح شفائے قاضی عیاض میں
اور علامہ محمد زرقانی شرح مواہب میں اور علامہ برزنجی مدنی اپنے رسالہ میں
اور امام عبد الرؤف المناوی کتاب التیسیر بشرح جامع الصغیر کے جلد
اول میں اور قطب زمان امام بوصیری عطاء رسول اپنے رسالہ ہمزیہ
منظومہ میں اور علامہ محدث عطاء اللہ المعروف بہ الجمال حسینی روضۃ
الاحباب کے ابتدا میں اور مولانا معین الدین ہروی معارج النبوۃ
میں اور عارف سامی مولانا عبد الرحمن جامی اپنے شواہد النبوۃ
اور دیگر علما اپنے رسالوں میں ۔ دوسری حدیث محدث ابو نعیم دلائل
النبوۃ میں لایا ہے ۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

شبر محمد

وسلم لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاہرات
روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں
میں منتقل ہوتا رہا۔ تیسری حدیث سنن بیہقی میں ہے۔ عن انس
ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ انا محمد بن عبداللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن
خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان وما افترق
الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرہما فاخرجت من بین ابوی فلم
یصبنی شیئ من عہد الجاہلیۃ وخرجت من نکاح ولم اخرج من
سفاح من لدن آدم حتی انتہیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا
وخیرکم ابا۔ مروی ہے انس بن مالک سے کہے وہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے میں ہوں محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم یوں
ہی اکیس پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کر کے فرمایا کبھی لوگ دو گروہ
نہ ہوتے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالے نے بہتر گروہ میں پیدا کیا۔ تو میں اپنی ماں
باپ سے ایسا پیدا ہوا۔ کہ زمانۂ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہونچی اور
میں خالص نکاح سے پیدا ہوا آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے والدین تک
تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے ابا سے بہتر
ہیں۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور ابو نعیم۔ اور ابن عساکر نے۔
الحاصل الفاظ مختلفہ سے احادیث کثیرہ اس بارے میں آئے ہیں۔ بخوف
تطویل اجمال پر اکتفا ہوں بدیں تفصیل چنانچہ چوتھی حدیث صحیح مسلم جلد
دوم کے کتاب الفضائل میں اور ترمذی شریف۔ اور مشکوۃ شریف میں۔

پانچویں حدیث ترمذی میں عباس بن مطلب سے چھٹویں حدیث حاکم کی ربیعہ بن حارث رض سے۔ ساتویں حدیث ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی کی واثلہ سے۔ آٹھویں حدیث طبقات ابن سعد میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نویں حدیث ملک العلما مولانا عبدالعلی حنفی شرح اسماء اصحاب بدر میں امام ابن حجر عسقلانی سے لائے ہیں۔ دسویں حدیث قاضی عیاض مالکی کی بروایت علی کرم اللہ وجہ۔ گیارہویں حدیث ابن ابی العمر العدنی کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بارہویں حدیث سنن بیہقی کی طریق ثانی سے تیرہویں حدیث ابن عساکر کی چودھویں حدیث طبرانی کی طریق ثانی سے پندرھویں حدیث ابونعیم کی طریق ثانی سے اور دلائل الخیرات کے چوتھے حزب میں یوم الخمیس کے یہ درود شریف ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ الْاَسْلَافِ الْقَآئِمِ بِالْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ الْمَنْعُوْتِ فِیْ سُوْرَۃِ الْاَعْرَافِ الْمُنْتَخَبِ مِنْ اَصْلَابِ الشِّرَافِ وَالْبُطُوْنِ الظِّرَافِ الْمُصَفّٰی مِنْ مُّصَاصِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ نِ الَّذِیْ ھَدَیْتَ بِہٖ مِنَ الْخِلَافِ وَبَیَّنْتَ بِہٖ سَبِیْلَ الْعَفَافِ۔ مختصر ترجمہ یہ ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہیں جو برگزیدہ کیا اور بھیجا ان کو خدا نے پاک صلبوں اور پاک رحموں سے مطلب یہ کہ آپ آدم وحوا علیہما الصلوٰۃ والسلام سے لیکر اپنے ماں باپ تک اصلاب طیبہ اور ارحام طاہرہ سے تشریف لائے تو لازم ہوا کہ آپ کے والدین سے حضرت آدم وحوا تک سب مومن ومسلمان تھے۔ پس دلائل الخیرات جو ملک عرب وعجم میں معتبر اور مشہور ترین کتاب ہے جب اس میں صاف اس مسئلہ کی تشریح ہو تو پھر توہم کو گنجایش کہاں۔

فصل تیسری اقوال فقیہہ میں

شیخ عبدالحق دہلوی حنفی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ کے جلد اول میں

فرماتے ہیں۔ پس تحقیق اثبات کردہ اند اسلام والدین بلکہ تمام آباد
امہات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آدم علیہ السلام ۔ یعنے علماء ثابت
کئے ہیں اسلام والدین بلکہ تمام آباء کرام وامہات عظام کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے آدم علیہ السلام تک۔ ایسا ہی لکھے ہیں شیخ مذکور
مدارج النبوۃ اور شرح سفر السعادت و دیگر اپنے رسائیل میں۔ اور وہی شیخ
ترجمہ مشکوۃ میں فرماتے ہیں و خدا تعالے جزائے خیر دہد شیخ جلال الدین
سیوطی راکہ دریں باب رسایل تصنیف کردہ اند۔ افادہ واجادہ نمودہ ایں
مدعا را ظاہر و باہر گردانیدہ است و حاشا اللہ کہ ایں نور پاک را در جائے
ظلمانی پلید بہ نہند و در عرصات آخرت مخزی و مخذول گردانند یعنے
اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے شیخ جلال الدین سیوطی کو جو اسلام آباء
کرام میں متعدد رسائیل لکھے ہیں اس مدعا کو ظاہر کرکے تمام پر اس کا
فایدہ ظاہر کئے ہیں۔ اللہ کی پناہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
نور پاک کو تاریکی میں کفر کے رکھیں۔ اور آخرت میں ان کی رسوائی
کریں ۔ اور علامہ سید محمد البرزنجی المدنی خاص اسلام اباء کرام میں ایک
رسالہ مدلل لکھے ہیں۔ اور علامہ شہاب الدین ابن الحجر ہیتمی اسلام
اباء کرام میں ایک خاص رسالہ لکھے ہیں۔ اور قاضی مولوی ارتضا علی
خاں صاحب حنفی اسلام اباء کرام میں ایک فارسی رسالہ لکھے ہیں جو تنبیہ
الغفول فی اسلام آباء الرسول ہے بس اسی طرف گئے ہیں جمہور علما
جیسے امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر اور علامہ محمد بن ابی شریف
حسنی تلمسانی شارح الشفا اور علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح المواہب
اور علامہ حسین بن محمد دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال النفس نفیس

اور امام شہاب احمد بن حجر عسقلانی اور علامہ نور الحق دہلوی حنفی شارح
بخاری اور علامہ شیخ الاسلام حنفی شارح بخاری۔ اور امام ابو الحسن علی
بن محمد ماوردی صاحب الحاوی الکبیر اور مولانا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی
اور علامہ سید محمد ابن عابدین شامی صاحب رد المحتار حاشیہ در مختار اور امام عبد الرؤف المناوی صاحب التیسیر شرح
جامع الصغیر اور قطب امام بوصیری عاشق رسول صاحب ہمزیہ و قصیدہ بردہ۔ اور قطب زمان
امام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی صاحب دلائل الخیرات اور علامہ
محدث عطاء اللہ المعروف بہ الجمال الحسینی صاحب روضۃ الاحباب اور
مولانا معین الہروی صاحب معارج النبوۃ اور مولانا عارف نامی عبد
الرحمن جامی صاحب شواہد النبوۃ اور قاضی القضاۃ بحر العلوم زمان
مولانا مولوی ارتضا علی خان صاحب تنبیہ الغفل فی اثبات آباء
الرسول اور مولوی محمد باقر آگاہ مدراسی صاحب ہشت بہشت وغیرہم
من علماء الکبار و المحققین الاخیار علیہم جمیعاً رحمۃ اللہ العزیز الغفار۔
اگر کوئی یہ کہے تفسیر کبیر میں ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ آنحضرت کے آباء
کرام مسلمین تھے اور آزر ابراہیم علیہ السلام کے چچا ہیں اور اپنی
تمسک و تقلبک فی الساجدین سے کرتے ہیں پس اہل سنت و جماعت
کیسا اعتقاد رکھنا چاہیے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ مسئلہ اختصاص
مذہب شیعہ سے نہیں ہے اہل سنت و جماعت سے جمہور حنفیہ و شافعیہ
و مالکیہ و حنبلیہ اس مسئلہ کے قائل ہیں کما ذکر و لائمہ۔ اور خود امام رازی
آزر ابراہیم علیہ السلام کے چچا ہونا اور ان کے والد تارخ ہونا ثابت
کرتے ہین جیسا کہ ان کی عبارت مذکور ہیں ہے و نیز اسلام آباء کرام
کو قرآن شریف کی آیت سے ثابت کرتے ہیں جیسا کہ مسلک تفصیل

میں آوے گا۔ اور شیخ عبد الحق دہلوی شرح سفر السعادت کے وصل
عادت نبوی میں فرماتے ہیں مخفی نماند کہ صحت اسلام ابوین بلکہ سایر
آبائے وے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مشہور است وشیعہ اسلام ابوطالب
را نیز از ین قبیل دانند اہ مختصراً۔ اس عبارت سے یہہ معلوم ہوا کہ
اسلام ابوطالب اختصاص مذہب شیعہ سے ہے نہ اسلام آباء کرام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بیان جو ہوا مسلک اجمال تھا۔

بیان مسلک تفصیل

جاننا چاہیے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد کرام بقول
جمہور حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تک پچاس ہیں جیسا
کہ معارج اور الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل وغیرہ میں ہے حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم
بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب
بن فہر الموسوم بہ قریش بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس المعروف بہ یاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد
بن ادو بن یسع بن ہمیسع بن سلامان بن حمل بن قیدار بن اسمعیل ذبیح
اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ بن تارخ بن ناحور بن شاروخ بن ارعو بن فالغ
بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلخ
بن اخنوخ المعروف بہ ادریس بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن
شیث بن آدم علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام رضوان اللہ تعالے علیہم
اجمعین الی یوم الدین۔ اور حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالے عنہا کا سلسلہ
کلاب میں ملتا ہے بدین طور آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ

بن کلاب بن مرہ اس حساب سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی ماں کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام تک اُنچاس بقول جمہور ہوتا
ہے پس اسلام آباء کرام کا آنحضرت کے آدم علیہ السلام تک مسلک
تفصیل سے یہہ ہے کہ درمیان آدم و نوح کے دس قرن گذرے نوح
ابن لمک ابن متوشلح ابن اخنوح المعروف بہ ادریس ابن یارد ابن
مہلائیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث ابن آدم - نوح علیہ السلام
کے آباء مذکور آدم علیہ السلام تک مسلمین تھے طبقات ابن سعد میں ہے
وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ما بین نوح وادم من الاباء
کانوا علی الاسلام ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نوح
اور آدم کے درمیان جتنے آباء کرام نوح کے ہیں تمام مسلمان ہیں - گو کہ
ادریس علیہ السلام مبعوث ہونے کے پیشتر اولاد قابیل نے بت پرستی
شروع کردی تھی مگر ادریس کے آباء مذکورہ دین اسلام پر قایم تھے اور ادریس
کی اولاد نوح کے مبعوث ہونے کے پیشتر دین اسلام میں مختلف ہوگئے
تھے بعض اسلام پر قایم رہے بعض مشرک رہے مگر آباء نوح مسلم تھے ابن
عباس سے روایت ہے جو مسند بزاز و مستدرک و حاکم و تفسیر ابن جریر میں
معنی آیہ کریمہ کَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً میں ہے کان بین ادم و نوح
علیہما السلام عشرۃ قرون کلھم علی شریعۃ الحق فاختلفوا فبعث اللہ
النبیین تھے درمیان آدم و نوح کے دس قرن تمام قرن مسلمین تھے پھر
مختلف ہوئے پس بھیجا اللہ نے انبیا کو -

واضح ہو کہ جب خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا نور محمدی کو ان کی پیشانی
بروایت صلب میں رکھا پھر خدا نے اس نور محمدی کو آدم کی درخواست
پر سبابہ دست راست میں منتقل کیا جب آدم نے اس نور کو مشاہدہ کیا تو

تو شہادتین پڑھکر اسکو دیدہ پر رکھ کے بوسہ دیا تب سے سبابہ کو کلمہ کی انگلی کہتے ہیں اور اذان میں جو آنحضرت کا نام سن کے بوسہ دیتے ہیں یہ سنت آدم ہے اور احادیث میں اسکی فضیلت وارد ہے غرض آدم نے اللہ سے عرض کی اے خداوند کوئی نور میری پیشانی یا صلب میں باقی ہے خطاب آیا باقی ہے آدم نے تمنا کی کہ وہ نور میری دوسری انگلیون میں منتقل فرما اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نور آدم کی بیچ کی انگلی میں اور حضرت عمر فاروق رضی کا نور بنصر مین اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نور خنصر یعنے کن انگلی میں اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کا نور ابہام میں دست راست کے منتقل کیا پس آدم کی پانچ انگلیون سے روشنی ظاہر ہوتی تھی جیسا کہ تفسیر بحر العلوم لسمعی اور معارج وغیرہ میں ہے پھر وہ نور حوا علیہا او حوا علیہا السلام سے شیث علیہ السلام میں منتقل ہوا پس نور محمدی شیث کی پیشانی میں جلوہ گر تھا جبکہ شیث بالغ ہوئے جبرائیل نے حریر بہشتی لا کے بحکم الہی شیث کو حوض میں غسل کرا کے روبرو آدم کے عہد نامہ شیث سے لکھوائے اس معنی پر کہ اس نور محمدی کو اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف نقل کرتے رہنا پھر جبرئیل نے تابوت سکینہ دیا جس میں تمام پیغمبرون کی صورتین تھیں آدم کی خواہش پر بہشت سے لایا اور کہا کہ اس تابوت سکینہ میں اس عہدنامہ کو رکھیں تا بطناً عن بطن تمہارے فرزندوں کو یہہ عہد نامہ یادداشت رہے - ترمذی و مشکوٰۃ میں ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت نے کہ آدم نے اللہ سے عرض کی کہ میری اولاد کو دکھلا تب آدم کی پشت سے ذریات نکلی تمام بنی آدم کے اور ہر ایک کی چشم پر روشنی تھی اور انبیاء کرام کی آنکھ میں زیادہ روشنی تھی آدم نے انہ[illegible] میں ایک نبی کی روشنی کو پسند کر کے کہا یہہ کون ہیں حق نے کہا کہ یہہ تمہارے فرزند داؤد ہیں آدم نے کہا ان کی کیا عمر ہے جواب آیا

ساٹھ سال آدم نے کہا اے خداوند میری عمر سے انکو چالیس سال بینے دیا
جب وقت مقرری سے آدم کے چالیس سال پیشتر عزرائیل واسطے قبض
روح کے نزدیک آدم کے آئے آدم نے کہا کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں
ہین عزرائیل نے کہا آپ نے داؤد کو عطا کردئے ہیں آدم نے فراموشی سے انکار
کردیا۔ معارج میں ہے کہ آدم کی عمر ہزار سال مقرر تھی جب اسکے چالیس سال
پیشتر عزرائیل آئے اور آدم نے انکار کردیا اللہ سے خطاب آیا کہ اے عزرائیل
آدم کو بھی چالیس سال توقف کرا دہیں نے داؤد کی عمر برابر سو سال مقرر کردی
پس آدم نے وقت انتقال شیث کو وصیت کی کہ تو اسلام میں قایم رہ اور اپنی اولاد کو
وصیت کر کہ تم اسلام پر قایم رہنا اور اس نور محمدی کو نکاح اسلام سے منتقل کرنا
پھر آدم نے شیث کو تابوت سکینہ حوالے کیا پھر شیث نے نوسو بارا کی عمر میں
انتقال کیا وقت انتقال اپنے فرزند انوش کو یہی وصیت کی اور تابوت سکینہ دیا
پھر انوش نے نوسو پچاس سال کی عمر میں انتقال کیا اور وقت انتقال اپنے
فرزند قینان کو یہی وصیت کی اور قینان نے نوسو بیس برس کی عمر میں انتقال
کیا اور یہی وصیت اپنے فرزند مہلائیل کو کی اور مہلائیل نے آٹھ سو پچانوے کی
عمر میں انتقال کیا اور یہی وصیت اپنے فرزند بارد یا جلیل کو کی اور بارد نے نوسو
باسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور یہ وصیت اپنے فرزند ادریس کو کی حضرت
ادریس نے خردگی میں اپنے جد الجد آدم علیہ السلام کو دیکھا اور تین سو پینسٹھ
سال کی عمر میں جنت میں زندہ رہگئے اور اپنے جانے کے وقت اپنے فرزند
متوشلح کو یہی وصیت کی اور تابوت سکینہ اس کے سپرد کیا پھر متوشلح نے
نوسو پینسٹھ سال زندگی کی اور بوقت انتقال اپنے فرزند لامخ المعروف بہ لمک
کو یہی وصیت کی پھر لامخ نے ایک سو اٹھاسی سال زندگی کی اور بوقت
انتقال اپنے فرزند نوح کو بھی یہی وصیت کی اور نوح نے ہزار سال زندگی کی اور

یہی وصیت اپنے فرزند سام کو کی اور تابوت سکینہ دیا یہانتک کہ سام سے حضرت ابراہیم تک یہی وصیت صلباً عن صلب آئی تھی اور تابوت سکینہ ان کے دست بدست نقل کرتا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آیا جیسا کہ معارج النبوۃ اور انس الجلیل بتاریخ قدس والخلیل وغیرہ میں ہے پس ایسا ہی نوح سے ابراہیم تک کل آبا ابراہیم مسلمین تھے ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناخور بن شاروغ بن ارعو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام - ابن سعد طبقات سے نقل کرتا ہے ان الناس من عہد نوح لم یزالوا ببابل وھم علی الاسلام الی ان ملکھم نمرود بن کوش بن کنعان فدعاھم الی عبادۃ الاصنام تحقیق کہ لوگان زمان طوفان نوح سے شہر بابل میں ہمیشہ رہتے تھے اور وہ اسلام پر قایم تھے یہانتک کہ بادشاہ اُنہونکا نمرود دعوت کیا انہوں کو بُت پرستی کی جانب - ابراہیم علیہ السلام نمرود کے زمانہ میں تھے گو کہ ابراہیم علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے پیشتر بُت پرستی پھیل گئی تھی تاہم بعض اسلام پر قائم تھے آبا ابراہیم انہیں گروہ مسلمین سے تھے - حضرت شیر خدا علی کرم اللہ وجہہ سے ابن المنذر نے روایت کیا ہے لم یزل علی وجہ الدھر سبعۃ مسلمون فصاعدا فلولا ذلک ھلکت الارض ومن علیھا روئے زمین پر ہر زمانے میں کم سے کم سات مسلمان ہونا ضرور ہے ایسا نہ ہوتا تو زمین و اہل زمین سب ہلاک ہوجاتے - اور عبد اللہ بن عباس کی روایت میں ہے ما خلت الارض من بعد نوح من سبعۃ یدفع اللہ بھم عن اھل الارض نوح کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوی جن کے سبب اللہ تعالے اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے - سام بن نوح کا اپنے باپ کے ساتھ جہاز میں رہنا اور مسلم ہونا مصرح ہے بعض اُن کی نبوت کے

قایل ہیں۔ اور شیخ عبد الحکیم تاریخ مصر میں ابراہیم علیہ السلام کے باپ تارخ
سے لیکر نوح علیہ السلام تک مسلمین ہونا آثار مرویہ سے ابن عباس کے
ثابت کیا ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کے باپ نہ تھے
چچا تھے کما ذکرہ دلائلہ تفصیلاً۔ ابراہیم علیہ السلام کے چار فرزند اسمٰعیل و اسحٰق
و مدین و مداین تھے۔ محمد بن اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل
اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب انتقال اپنے فرزندوں کو جمع کیا اور تابوت
سکینہ جو آدم علیہ السلام سے ان کو سلسلہ بسلسلہ پہنچا تھا منگوایا اور فرمایا یہ
وہ مقدس صندوق ہے کہ خداوند عالم نے آدم علیہ السلام کی درخواست پر
روانہ کی اس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
تک تمام پیغمبروں کی صورتیں ہیں ان سے کہا کہ اس تابوت میں نظر کرو
ان کی اولاد نے جب اس میں نگاہ کی ایک لاکھ چوبیس ہزار خانہ زبرجد سبز
کے دیکھے آخر بیوت میں خانہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تھا یاقوت
سرخ سے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مرقوم تھی چودھویں
رات کے چاند کی مانند اور اسکی جانب یمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کی صورت تھی انکی پیشانی نورانی پر لکھا تھا کہ یہ اول اصحاب حضرت سے
ہیں جو اس پیغمبر آخر الزمان کی تصدیق کرینگے۔ اور بائیں جانب اس کے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صورت تھی ان کی پیشانی الانور پر لکھا تھا
کہ یہ اعلاء دین میں اشد اور آہن سے محکم ہیں اور ملامت گر کی ملامت
سے خوف نہیں کرنے والے ہیں اور سامنے اسکے حضرت عثمان ذی النورین
کی صورت تھی ان کی پیشانی الانور پر لکھا تھا کہ یہ تیسرے خلفاء راشدین سے
ہیں اور پیچھے اس کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی صورت تھی جو اپنی برہنہ
تلوار دوش مبارک پر رکھے ہیں ان کی پیشانی الانور پر مرقوم تھا کہ یہ شیر خدا

اور چوتھے خلیفہ ہیں اور اطراف ان تصاویر خلفا اربعہ کے اصحاب کرام
کی صورتیں مرقوم تھیں کہ ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت پیدا و ہویدا
تھے بعد اس کے حضرت ابراہیم نے اسمعیل سے مخاطب ہو کے کہا کہ نور
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تیرے میں جلوہ گر ہے تم اور تمام میری اولاد
اسلام پر قایم رہنا اور اپنی اولاد کو اسلام پر قایم رہنے اور تقوی و
پرہیزگاری اختیار کرنے کی وصیت کرنا اور پھر اسمٰعیل سے عہد و میثاق
لئے اور فرمایا تمہاری اولاد سے باعث ایجاد کاینات فخر موجودات
شفیع المذنبین خاتم النبیین سرور انبیا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوں گے اسلئے تم اس نور محمدی کو اصلاب طیبہ سے ارحام
طاہرہ میں نکاح اسلام سے منتقل کرنا بعد اس عہد کے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو تابوت سکینہ سپرد کیا یہ معتبر روایت
تواریخ کے کتب مشہورہ مانند معارج النبوہ وغیرہ کے کچھ تغیر الفاظ سے مذکور ہے
فایدہ تصویر کا استعمال بشیر کے امم ماضیہ میں جایز تھا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی شریعت میں منسوخ ہو گیا اس لئے اس کا استعمال شریعت
محمدی میں ناجایز اور حرام ہے اور اسمعیل علیہ السلام کے فرزند قیدار مسلمان
تھے کتب سیر مثل معارج وغیرہ میں لکھا ہے کہ اسمعیل اپنے فرزند قیدار
کو وصیت کئے کہ نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم تیری پیشانی میں جلوہ گر
ہوا ہے ہم کو عہد آدم علیہ السلام سے سلسلہ بسلسلہ یہ پہونچا ہے کہ نہ
رکھیں اس نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو مگر ارحام طاہرہ میں اس لئے
تو زنا اور کفر سے پرہیز کرنا حضرت قیدار کا قصہ کتب معتبرہ سیر مثل معارج
وغیرہ میں مشہور ہے مختصر یہ کہ قیدار اکثر شکار کرنے کیلئے جنگل میں جایا
کرتے قوم جن کی خوبصورت عورات انسان کی شکل میں آ کر ظاہر ہوتے

اور تحفہائے پادشاہانہ آپ کے پیش کش کرتے اور کہتے ہم پادشاہ کی
لڑکیاں ہیں ہم کو قبول کر جب یہ ان سے کلام کرنے کی خواہش کرتے
ہر طرف سے ندا آتی اے قیدار تو وصی اسمعیل ہے نور محمدی تیری پیشانی
میں جلوہ گر ہے مت رکھ اس کو تو مگر رحم حلال میں خصوصاً قوم
بنی اسمعیل سے جو عورت مسلمہ ساکن عرب ہو اس کو نکاح کر آخر
غاضرہ دختر ملک بنی جرہم کو جو مسلمہ تھی قیدار نے نکاح کیا جس سے
ایک لڑکا حمل نام پیدا ہوا اور وہ تابوت سکینہ حضرت قیدار بن
اسمعیل بن ابراہیم کے پاس تھا ہاتف غیبی نے خدا کی جانب سے قیدار
کو یہ ندا کی کہ اے قیدار تمہارے دادا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی
دو نشانیاں ایک تابوت سکینہ دوسرا نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم
تمہارے ہی پاس ہے میں نے نور محمدی تم کو دیا جو صلباً عن صلب
آنحضرت تک منتقل ہوتا رہیگا تم کو کافی ہے اس لئے تم تمہارے برادر
عمزاد یعقوب المعروف بہ اسرائیل بن اسحٰق بن ابراہیم کو تابوت سکینہ
سپرد کر دو تا تمہارے جد کی نشانی انکے پاس رہے اور تم عہد نامہ کو جو
تابوت سکینہ میں ہے اٹھا کے اپنے پاس رکھو اور اپنی اولاد کو صلباً
عن صلب دیتے آؤ تاکہ اس عہد نامہ کے موافق نور محمدی کو نکاح اسلام
سے منتقل کرو جب قیدار نے ہاتف سے سنا تابوت سکینہ سے عہد نامہ
کو اٹھا لیا اور مکہ سے کنعان ملک شام کو معہ تابوت آئے اور کنعان
کے قریب پہونچے پس تابوت سکینہ سے آواز مہیب نکلا کہ یعقوب
علیہ السلام معہ فرزندوں کے سنے اور یعقوب علیہ السلام اپنے اولاد کو کہے
کہ اے فرزندو میرا تایا برابھائی قیدار بن اسمعیل معہ تابوت سکینہ آتا
ہے اس کی تعظیم کو اٹھو اور استقبال کرو پھر قیدار اور یعقوب نے بعد

سلام علیک کے معانقہ کئے پس قیدار نے تابوت سکینہ کو یعقوب علیہ السلام کے سپرد کیا کما ہو مذکور فی کتب التواریخ کا لمعارج وغیرہ وہ تابوت سکینہ اولاد یعقوب جو بنی اسرائیل ہیں بطناً عن بطن حضرت موسے علیہ السلام کو پہونچا حضرت موسے نے اس میں اپنی نعلین اور عصا رکھے اور ہارون علیہ السلام نے اپنا دستار مبارک رکھے پھر اسکو مقفل کیا اسکا مفصل قصہ کتب تواریخ اور سورہ بقرہ میں تحت آیت ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترک آل موسیٰ وآل ھارون تحملہ الملٰئکۃ الآیۃ کی تفسیر میں ہے۔ بعد اس کے قیدار مکہ معظمہ میں آیا وقت وفات اپنے فرزند حمل کو وصیت کی کہ تو اسلام پر قایم رہنا اور نور نبی جو تیرے میں جلوہ گر ہے اسکی احترام کرا ور ست رکھ اس کو مگر رحم حلال میں نکاح اسلام سے۔ الحاصل ابراہیم علیہ السلام سے سرور دوجہاں تک یعنے حضور کے آبا و کرام موحد و مسلم تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن الیسع بن ہمیسع بن سلامان بن حمل بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم ان احادیث سابقہ سے عموماً معلوم ہوگیا کہ آنحضرت کے اجداد ابراہیم تک ابراہیم سے آدم تک سب مسلمین تھے ان میں سے بعض اجداد کے مسلمان ہونے کی تصریح احادیث شریفہ میں وارد ہے۔

روایت ہے ابن حبیب سے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عدنان اور معد اور ربیعہ اور مضر اور خزیمہ مسلمین سے تھے پس نیکی سے ان کو یاد کرو۔ اور امام سہیلی سے روضۃ الانف میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الیاس مومن تھے اور الیاس فرماتے تھے

کہ میں اپنے صلب میں سنتا ہوں تلبیہ کو آنحضرت صلعم سے - اور روایت ہے ابن سعد سے کہ کعب بن لوئی نے اپنی اولاد کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور کہا ہمارے باپ دادا تمام مسلمان تھے اور کفر و شرک سے پرہیز کرتے تھے تم بھی اپنا خاتمہ دین اسلام پر کرو اور میری اولاد سے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے تم ان کی تابعداری کرو اگر میں اسوقت تک زندہ رہوں تو ان کی تابعداری اور مددگاری اول کروں گا کہا امام جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا فی والدی المصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں فلبثت بھذا التقریر ان اجدادہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابراھیم الی کعب بن لوی وولدہ مرۃ منصوص علی ایمانھم ولم یختلف فیھم اثنان یعنے پس ثابت ہوا اس تقریر سے کہ اجداد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ابراہیم علیہ السلام سے کعب بن لوئی اور اس کے فرزند مرہ تک یقینا مسلمان تھے اور دو شخص بھی اس قول میں اختلاف نہیں کیئے اور باقی رہا کلام کلاب اور قصی اور عبد مناف اور ہاشم اور عبد المطلب اور عبد اللہ والد ماجد آنحضرت میں ان کے اسلام کا ثبوت احادیث اجمالیہ ماسبق سے واضح و ثابت ہے و نیز دلایل عامہ جو حق میں اہل فترت کے ہیں کافی و وافی ہے اور اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا ء کرام کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک جو طریق ثانی سے ہے اسکا مجمل بیان یہ ہے کہ حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام جب حکم خدا سے کعبۃ اللہ الشریف بنا کیئے دونوں ملکر دعا کیئے وہ تینوں دعا مقبول بارگاہ ہوئی جیسا کہ سورہ بقر میں ہے ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایتک ویعلمھم الکتب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم - اے پروردگار ہمارے کر ہمکو مطیع واسطے تیرے اور

اور اولاد ہماری سے ایک جماعت مومنوں کی واسطے تیرے بنا اور دکھا ہمکو طرح عبادت کی اور پھرا ؤ او پر ہمارے تحقیق تو ہے پھرانیو الا مہربان - اے رب ہمارے بھیج بیچ ان کے ایک پیغمبر (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان جماعت مسلمہ سے جو ہم دو کی اولاد ہوں جو پڑھے اوپر ان کے آئتیں تیری اور سکھاوے ان کو کتاب اور حکمت اور پاک کرے ان کو تحقیق تو ہے غالب حکمت والا - امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر کبیر کے الجزو الاول میں ربنا وابعث فیھم ای فی الامۃ المسلمۃ رسولا منھم ای محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت یک سوال مقدر کے جواب میں فرماتے ہیں انہ لم یزل فی ذریتہما من یعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئاً ولم تزل الرسل من ذریتہ ابراھیم وقد کان فی الجاھلیۃ زید بن عمرو بن نفیل و قیس بن ساعدۃ ویقال عبد المطلب بن ھاشم جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعامر بن الظرب کانوا علی دین الاسلام یقرون بالابداء والاعادۃ والثواب والعقاب ویوحدون اللہ تعالی ولا یاکلون المیتۃ ولا یعبدون الاصنام - اسکا ترجمہ بطور خلاصہ کے یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام نے ملکر دعا کی کہ ہم دونوں کی اولاد سے ایک جماعت مسلمانوں کی بنا اور ان جماعت مسلمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روانہ کر تو اس دعا کے موافق خداوند عالم نے ان دونوں کی اولاد سے جو مومنین تھے اور خدا واحد کی عبادت کرتے تھے اور مشرک نہ تھے آنحضرت صلعم کو روانہ کیا (یعنے آنحضرت کے آباء کرام عبد اللہ سے اسمٰعیل علیہ السلام تک مومن مسلمان تھے) اور ابراہیم کی اولاد اسحٰق اور یعقوب سے دیگر انبیا بنی اسرائیل ہوئے حالانکہ ایام جاہلیت میں زید بن عمرو بن نفیل اور قیس بن ساعدہ اور عبد المطلب بن ہاشم دادا آنحضرت کے اور عامر بن الظرب تھے مگر دین اسلام پر قایم تھے قبروں سے اٹھنے کا اور قیامت کا اور ثواب اور عذاب کا اقرار کرتے تھے اور خدا ۔ وحد

کو ایک جانتے تھے اور نہیں کھاتے تھے مردار کو اور نہیں عبادت کرتے تھے
بتوں کی۔ الحمد للہ والمنۃ امام فخر الدین رازی نے اس آیت سے آنحضرت
کے آباء کرام اسمٰعیل تک مومن ہونا ثابت کرتے ہیں شکر اللہ سعیہ۔ مدارج
النبوۃ میں ہے کہ آنحضر اپنا نسب نامہ عدنان تک جو اکیس پشت ہیں فرمایا اوپر
کا سلسلہ نفرمایا اسلیئے کہ اکیس تک برابر اتفاق ہے اور عدنان سے اسمٰعیل تک اور اسمٰعیل سے آدم ع
تک اختلاف ہے اور نام حضرت عبد المطلب کا شیبہ ہے مہکتی تھی ان سے بو مشک
کی اور نور محمدی ان کی پیشانی میں مانند آفتاب کے چمکتا تھا اور جب اہل عرب کو
کوئی حادثہ سخت پیش آتا یا برسات نہ ہوتا تو عبد المطلب کو کوہ ثبیر پر لیجاتے
اور ان کے وسیلہ سے دعا مانگتے فوراً ان کو اس حادثہ سے خلاصی ہوتی اور
اور برسات سے مشرف ہوتے جب وہ نور عبد اللہ والد امجد کی پیشانی میں جلوہ گر
ہوا کئے کرامات و خرق عادات حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوئے
یہاں تک کہ سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ظہور میں آئے
فایدہ کتاب انس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل میں ہے کہ آدم علیہ السلام
جو جنت سے زمین پر آئے وہاں سے طوفان نوح تک دوہزار دوسو بیالیس سال گذرے
تھے۔ طوفان نوح سے ابراہیم خلیل اللہ کی وفات تک ایکہزار اکاسی سال ہوئے تھے ابراہیم خلیل اللہ کی وفات سے
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تک دوہزار آٹھسو ترانوے سال گذرے تھے پس ہبوط آدم سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تک چھ ہزار دو سو سولہ سال گذری تھی اب بوقت
تحریر یکہزار تین سو پندرہ ہے ہبوط آدم سے ابتک سات ہزار پانسو اکتیس سال
گذرے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن شریف کی آیت ما کان للنبی والذین آمنوا
ان یستغفروا للمشرکین الآیہ حق میں والدین آنحضرت کے ہے اسکا جواب
یہ ہے کہ وہ آیت ابو طالب کے حق میں وارد ہے نہ والدین کے حق میں جیسا کہ
امام بخاری کتاب التفسیر میں لکھتے ہیں ایسا ہی ہے تفسیر مدارک و جلالین

و ابو السعود وحسینی وغیرہ تفاسیر میں ۔ وہ جو تفسیر بیضاوی کے سورہ بقر
میں وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ کی تفسیر میں ہے وَقرء نافع ویعقوب
لَا تَسْئَلْ عَلٰی اَنَّهٗ نهی للرسول علیه الصلوٰة والسلام عن السوال عن حال ابویه
یعنے اصلی قرات لَا تُسْئَلُ ہے نافع اور یعقوب جو لَا تَسْئَلْ پڑھتے ہیں اسکا شان
نزول حق ابوین والدین آنحضرت کے ہے ۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جمہور مفسرین
بنابر لَا تَسْئَلْ بھی شان نزول والدین آنحضرت کرکے نہیں لکھتے تفسیر مدارک
اور جلالین وکبیر وغیرہ میں شان نزول کفار مراد لئے ہیں اور تفسیر حسینی میں
شان نزول یہود قرار دیا ہے ۔ اخطب المفسرین علامہ ابو السعود افندی
الحنفی صاحب بیضاوی کے خیال کی تردید بدیں طور کی ہے وحمله علی النبی
صلی اللہ علیه وسلم عن السوال عن حال ابویه مما لا یساعدہ النظم
الکریم یعنے حمل کرنا بیضاوی کا اس آیت کو کہ اللہ تعالے نے حضرت رسول
خدا کو اپنے والدین کے استفسار حال سے منع فرمایا اس جہت سے ہے کہ نظم
قرآن اسپر دلالت نہیں کرتا ہے اور امام رازی تفسیر کبیر میں آیت مذکور
کی شرح میں فرماتے ہیں روی انه قال لیت شعری ما فعل ابوای فنهی عن
السوال وهذه الروایة بعیدة انتهی ملخصًا یعنے ایسا کہا کہ آنحضرت نے کہا کہ
میرے والدین کے ساتھ کیا ہوا میں نہیں جانتا ہوں پس اللہ نے اس آیت سے
سوال کرنا منع کر دیا یہ روایت بعید ہے مضمون کلام الٰہی سے اور غیر معتبر ہے ۔
وہ جو مسلم میں ہے عن انس رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما
کفی دعاہ فقال ان ابی وابالک فی النار ۔ یعنے حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک
شخص نے رسول خدا سے اپنے باپ کا ٹھکانہ دریافت کیا حضرت نے فرمایا دوزخ میں ہے
راوی نے کہا جب واپس ہوا وہ آنحضرت نے اسکو بلاکر کہا کہ میرا اور تیرا باپ
دونوں دوزخ میں ہیں ۔ اسکا جواب علماء کرام نے دو طور پر دیا ہے پہلا جواب

یہہ ہے جو علامہ شہاب نے نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض کے
فصل الوجہ الخامس من وجوہ السبب میں فرمایا حدیث مسلم ان ابی و اباک
فی النار اراد بابیہ عمہ اباطالب لان العرب تسمی العم ابا یعنے عرب کی
عادت ہے کہ چچا کو باپ کہتے ہیں آنحضرت نے بھی اسی عادت پر اس حدیث
میں اپنے چچا ابوطالب کو باپ کہکر فرمایا کہ وہ نار میں ہیں - ایسا ہی کہا امام
جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفا فی والدی المصطفے میں - دوسرا جواب
ذیل میں آوے گا - وہ جو حدیث مسلم میں ہے کہ آنحضرت نے زیارۃ کی اپنے ماں
باپ کی پس روئے آپ اور ساتھیوں کو رولایا اور فرمایا کہ اجازت چاہی میں نے
ماں باپ کی مغفرت کے لئے دوبارہ اذن نہ ملا اور زیارت کے لئے اذن ملا پس
زیارت کرو قبروں کی وہ یاد دلانے والی ہے موت کو - اس کا جواب یہ ہے
کہ بیشتر کی احادیث سے عموماً معلوم ہوا کہ حضرت کے ماں باپ آدم تک مسلمین
ہین اور یہہ حدیث معہ حدیث بالا اس کے تضاد وارد ہوئی تو موافق قواعد
حدیث تطبیق دینا ضرور ہوا - اسکی تطبیق علماء نے دو طور سے دی ہے جیسا
کہ امام سیوطی نے فرمایا الاحادیث وردت فی ان ابوی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی النار کلھا منسوخۃ بالوحی فی ان اھل الفترۃ لا یعذبون
او انھا منسوخۃ ایضا باحادیث کونھم فی الجنۃ یعنے جو احادیث کہ وارد
ہیں اس باب مین کہ ماں باپ حضرت کے نار مین ہیں منسوخ ہیں قرآن سے کہ
اہل فترت کو عذاب نہیں یا منسوخ ہیں ان احادیث سے جو جنتی ہونے پر
دلالت کرتی ہیں ایسا ہی امام ابن حجر مکی اپنے رسالہ مین اور علامہ برزنجی
اپنے رسالہ میں اور دیگر علما اپنے کتب مین لکھتے ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اخبار
ہین ان میں نسخ نہیں ہوتا اسکا جواب یہ ہے کہ کہا امام نووی نے شرح
مسلم کی کتاب الفضائل میں جسکا ترجمہ یہہ ہے ملخصاً - یہ جو مسلم مین ہے

کہ آپ کو کسی نے خیر البریہ کہا آپ نے فرمایا کہ خیر البریہ ابراہیم ہیں اور حدیث
میں آیا ہے کہ مجھے یونس بن متی سے اچھا نہ کہو مثل ان احادیث کے منسوخ
ہیں اگر کوئی یہہ کہے کہ یہہ اخبار ہیں اور اس میں نسخ نہیں ہوتا جواب یہہ ہے
کہ یہہ اخبار اس طرح کے نہیں ہیں جن میں نسخ نہ ہو ورنہ یہ لازم آوے گا کہ ہمارے
نبی پیغمبروں سے کم رتبہ ہیں اور وہ خلاف اجماع ہے۔ دوسرا جواب علامہ
حموی نے شرح اشباہ النظایر میں فرمایا فی الجمع ما بھا صلا ان من الجائزة
ان تکون ھذہ درجۃ حصلت لہ علیہ الصلوۃ والسلام بعد ان لم تکن وان
یکون الاحیاء والایمان متاخرا عن ذٰلک فلا معارضۃ یعنے جو حضرت
زندہ کرکے مشرف باسلام کئے واسطے شرف دخول امت کے بعد ہے اور
احوال روایت مسلم کا آگے کا ہے پس علاوہ اسلام کے احادیث منسوخ ہیں
اور اسلام کے احادیث ناسخ ہیں ایسا ہی کہا علامہ شامی رد المختار حاشیہ
در مختار میں اور شاہ عبد العزیز دہلوی اپنے فتوے ہیں۔ وہ جو امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ شرح فقہ اکبر میں فرمایا ہے ابوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ماتا علی الکفر۔ یعنے آنحضرت کے والدین انتقال پائے ہیں اوپر کفر کے
اسکی جواب میں علماء کرام کے تین مسلک ہیں پہلا مسلک یہ ہے کہ شرح فقہ اکبر
کے کئی نسخے متفرق جمع کرکے دیکھے تو اکثر نسخوں میں عبارت بالا نہیں
پائی گئی معلوم ہوا کہ قلم ناسخین سے لکھی گئی ہے امام صاحب سے نہیں جیسا
کہ علامہ سید مرتضی حنفی حدیقۃ الصفا فی والدی المصطفے میں اور امام
ابن حجر مکی ہیتمی اپنے فتاوے میں اور علامہ سید محمد البرزنجی المدنی اپنے
رسالہ میں و دیگر علما اپنے کتب میں لکھتے ہیں چنانچہ اب ایک قلمی نسخہ شرح فقہ اکبر کا
کتب خانہ میں مولوی صبغۃ اللہ صاحب المعروف بہ بدر الدولہ صاحب
مرحوم کے موجود ہے جس میں عبارت مذکور نہیں ہے حالانکہ اسپر شرح

حضرت سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ کی ملحق ہے اس شرح
میں بھی عبارت مذکور نہیں ہے - مسلک دوم یہ ہے کہ کہا علامہ برزنجی نے
اپنے رسالہ میں کہ شرح فقہ اکبر کے اکثر نسخوں میں ابوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ماتا علی الکفر پایا نہیں جاتا بالفرض پایا جاوے احتمال ہے کہ ماماتا علے
الکفر ہو قلم ناسخین سے ما سہواً چھوٹ گیا اسکا یہ مطلب ہوا کہ نہیں انتقال
پائے والدین آنحضرت کے اوپر کفر کے بلکہ اسلام پر رحلت کئے - مسلک سوم
یہ کہ باوجود اثبات عبارت مذکور مدعائے اسلام ابوین کے معنے کو ہرگز مخل
ومضر نہیں کیونکہ یہاں مضاف محذوف یعنے ماتا علے زمن الکفر یعنے
انتقال پائے کفر کے زمانہ میں آنحضرت کے مبعوث ہونے کے آگے جو زمانہ فترت
تھا جیسا کہ کہا علامہ شامی رد المختار حاشیہ در مختار میں - زمان فترت سے
مراد دو نبی کے درمیان کا زمانہ ہے جو احکام نبی سابق کے مفقود ہوں جو لوگ
کہ زمان فترت میں ہیں نزدیک جمہور شافعیہ واکثر حنفیہ کے اہل نجات سے ہیں
چنانچہ آیہ کریمہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً اسی پر مشعر ہے اور علامہ
سید مرتضی حسینی قادری زبیدی حنفی صاحب عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ
مذہب الامام ابی حنیفہ نے حدیقۃ الصفا فی والدی المصطفے او الانتصار لوالدی
النبی المختار ان ہر دو رسالوں میں اسلام ابوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لولہ قویہ
وبراہین جلیہ سے صراحتاً ثابت کردی ہے ان ہر دو رسالوں سے راقم نے حدیقۃ
الصافی والدی المصطفے مطالعہ کی ہے اس میں امامنا وقدوتنا وبدانا امام
المجتہدین وقدوۃ التابعین سراج الامہ کشف الغمہ حضرت امام الاعظم ابو حنیفہ
النعمان اوام اللہ تابو فی روضۃ الجنان وجعل محبتہ سعادۃ الدارین ونیل
السرور ومن لم یجعل اللہ نوراً فمالہ من نور رضی اللہ تعالے عنہ کی کتاب
معتبر کہ الموسوم بہ فقہ الاکبر کی عبارت بالا میں خوب تنقیح کی ہے اور علمائے کرام

و عرفاء عظام کے تین مسلک کو موافق داب علماء و طریق فضلاء زیب رقم کی ہے
جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ خود اسلام ابوین
شریفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں شکر اللہ سعیہ و نیز علامہ سید محمد البرزنجی
المدنی نے اپنے رسالہ میں اس مقام پر خوب تفصیل کی ہے اور امام صاحب
کی عبارت بالا کی عمدہ تنقیح کی ہے چنانچہ یہ تحریر دلپذیر میرے پاس موجود ہے
فانظر ثمہ۔ اور شاہ عبد العزیز دہلوی کا فتوی اس بارے میں بے نظیر ہے۔ وہ
جو ملا علی قاری شرح فقہ اکبر وغیرہ میں والدین شریف کے عدم اسلام پر زور مارے
ہیں اور خاص اس مضمون پر ایک مطول رسالہ مسجع و مقفی لکھے اس کا جواب
یہ ہے کہ ان کی تحریر خاص نزدیک علماء کے اس مسئلہ میں قابل قبول نہیں
حق یہ ہے کہ اس دعوی کو پایۂ ثبوت تک نہ پہنچا سکے۔ غرض صحیح یہ ہے کہ ان
کو اس مسئلہ میں لغزش ہوگئی پس بسبب اس بے ادبی کے جو جو مضرتیں ان
کو پہونچیں وہ کتب میں مسطور ہیں۔ بدر الاسفر شرح فقہ اکبر میں ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے ملخصاً کہ اللہ جزاے خیر دیوے ان لوگوں کو جو والدین آنحضرت کے اسلام پر
گئے ہیں اور رد کئے مخالف کا۔ اس میں اشارہ ملا علی قاری کی تردید کا
ہے اور علامہ سید محمد برزنجی نے اپنے رسالے میں لکھا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کیا عمدہ
کہے فقیہ محمد بن عرشی رحمۃ اللہ ملا علی قاری کے حق میں کہ ان سے تعجب ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی تکفیر میں مخل اور قافیہ دار کلام بنا کر ایک رسالہ
لکھے اغلب ہے کہ ہرات کی سردی نے ان کے سر میں اثر کی جس سے ان کی
عقل پریشان اور مختل ہوگئی۔ اور علامہ شیخ الاسلام حنفی محدث شرح صحیح بخاری
کے چھٹویں جلد میں فرماتے ہیں بقایہ ضائع کیا اوقات نفیسہ کو وہ شخص
(مراد اس سے ملا علی قاری ہیں) جو کفر والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میں ایک رسالہ بنایا اور علو ہمت اس مدعائے خطیر میں خرچ کیا نعوذ باللہ

من الزیغ والزلل ومن مکائد النفس پناہ مانگتے ہیں ہم کجی اور لغزش اور مکاید نفس سے تم کلامہ۔ مرام الکلام میں مولانا عبد العزیز صاحب پرہاری تحریر کرتے ہیں کہ جب قاری نے شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین کے والدین کی تکفیر میں رسالہ لکھا اور امام سیوطی کے بعض رسائل کا رد کیا اور رات کو اس نیت سے سوئے کہ صبح اسے مشتہر کرونگا تو صبح کے اٹھتے ہی سیڑھی سے پاؤں پھسلا اور ٹانگ ٹوٹ گئی اور اسی شب کو شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی ہیتمی نے خواب میں دیکھا کہ ملا علی قاری کعبہ کی چھت پر چڑھ کر گر پڑے ہیں اسکی تعبیر علامہ نے یوں کی کہ قاری کو یہ رنج و تعب بوجہ اہانت والدین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچا افسوس ہے کہ قاری صاحب باوجود اس تنبیہ کے باز نہ آئے اور جرأت کر کے اس رسالہ کو علامہ ابن حجر مکی ہیتمی کے پاس بھیجا ابن حجر مکی نے اس کے رد میں ایک بڑا لمبا چوڑا رسالہ لکھا اور قاری صاحب اسی بیماری میں انتقال کر گئے ایسا ہی لکھا ہے یہی علامہ مذکور نے اپنے رسالہ معجون الجواہر میں (من ارشاد الغبی ملخصاً) اور خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر میں علامہ محمد بن فضل اللہ لکھتے ہیں کہ ملا علی قاری نے ایک رسالہ مشتمل بر اسا‌ءت والدین آنحضرت لکھا اگر یہ رسالہ نہ لکھا جاتا تو قاری کی تمام تالیفات و تصنیفات سے دنیا مملو ہو جاتی۔ اور بعضوں نے کہا کہ ملا علی قاری نے اس مسئلہ سے آخر عمر میں رجوع کی اور اسلام آبا و کرام آنحضرت صلعم کے مقر ہوئے۔ (من ارشاد الغبی ملخصاً) حاصل کلام و غایۃ المرام یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و کرام آدم و حوا سے حضرت عبد اللہ و آمنہ تک مسلمین ہونا آیات شریفہ و احادیث لطیفہ و اقوال فقہیہ سے ثابت ہے خصوصاً آنحضرت کے والدین شریفین کو معاذ اللہ کفر و شرک و دو رنج سے نسبت کرنا خلل انداز ایمان ہے کیونکہ ان کی تکریم و تعظیم لازم اور بے تعظیمی شرعاً حرام ہے اور شفائے قاضی عیاض میں ہے کہ سلطان عمر بن عبد

العزیز رضی اللہ عنہ کے روبرو سلیمان بن سعد جوان کا منشی تھا کہا کہ آنحضرت کے
والدین (معاذ اللہ) غیر مسلم تھے سلطان عمر ابن العزیز بہت غضبناک ہوئے
اور اس کو کام سے نکالدئے۔ پس نسبت کرنا والدین آنحضرت کو ساتھ کفر
و برائی کے باعث ایذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم
ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا باعث کفر و لعنت کے ہے۔ علامہ قسطلانی مواہب
اللدنیہ میں اور شیخ عبد الحق دہلوی ماثبت بالسنتہ میں لکھتے ہیں والحذر الحذر
من ذکرهما بما فیه نقص فان ذلك قد یوذ النبی صلی الله علیه وسلم لان العرف
جار بانه ذکر ابی الشخص بما ینقصه او وصف بوصف به وذلك الوصف به نقص
تاذی ولده بذکر ذلك المخاطبة۔ یعنے واجب ہے پرہیز کرنا آنحضرت کے والدین
کو کسی قسم کے عیب لگانے سے کیونکہ یہہ ایذا ہے آنحضرت کو بہ سبب اس بات
کے کہ عرف جاری ہے کہ جب کسی آدمی کے روبرو اسکے والد کا عیب کریں یا ایسی
تعریف کریں کہ جس سے اہانت اسکے باپ کی نکلتی ہے تو اس سے فرزند کو سنتے
ہی ایذا ہوتی ہے اور اسکو ذیل میں امام قسطلانی نے کہا ولا ریب ان اذاه علیه السلام
کفر یقتل فاعله ان لم یتب عندنا یعنے اسمیں شک نہیں کہ ایذا دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
کفر ہے قتل کیا جاویگا ایذا دہندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک اگر توبہ نہ کرے
(بشرطیکہ احکام شریعت جاری ہوں) اور امام سیوطی مسالک الحنفا فی والدی المصطفی
میں اور علامہ حموی شرح اشباہ والنظایر میں اور علامہ برزنجی اپنے رسالے میں لکھتے
ہیں سئل القاضی امام ابوبکر ابن العربی احد ائمة المالکیة عن رجل قال ان ابا النبی
صلی الله علیه وسلم فی النار فاجاب بانه ملعون لقوله تعالیٰ ان الذین یؤذون الله
ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والآخرة واعد لهم عذابا مهینا ولا اذی اعظم
من ان یقال ابوه فی النار یعنے امام قاضی ابوبکر بن العربی سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی
کہے آنحضرت کے والدین ناری ہیں تو اسکا کیا حکم ہے امام مذکور نے فرمایا وہ ملعون ہے

بحکم اس آیت کے تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو البتہ لعنت کرتا ہے اللہ انہوں کو دنیا اور آخرت میں اور تیار رکھا ہے ان کو عذاب دردناک اس سے بڑھکر کیا ایذا ہوگی کہ حضرت کے والد کو ناری کہا جاوے۔۔ اور مولوی باقر آگاہ مدراسی مرحوم اپنی کتاب ہشت بہشت مین جو مقبول خاص و عام ہے اور جوش عشق سے مملو ہے دو سو سال کے آگے اسلام آبا و کرام کا فیصلہ کر دئے ہیں اہل سنت و جماعت کے لئے کافی و وافی ہے

وہ ابیات معظم یہ ہیں۔

وہ نور بخت کا سرمایہ
اصلاب ستی ارحام طرف
ین کہتا ہو مین کچھہ مجمل
سب نانی اسکی اور نانیان
تھے جود و سخاوت مین یکتا
تھے حسب و نسب میں بے پیوند
ہر قرن میں وہ تھے سب کے رئیس
سب مومن مسلم اہل رشاد
اس بات مین کچھہ مت کر شک
تو مت کر اسکا کچھہ پروا
کر دور اسے گر ہے قدرت
وہ سلطان اہل شمشیر
کوئی بے ڈھنگ بولا عبد اللہ

املاک و رسل کا پیرایہ
گر بولونگا وہ سب احوال
رکھ اسکو دل میں جی کے بدل
حق انکو زناسی رکھا تھا جبتن
تھے فضل شجاعت مین یکتا
بھی فخر و وفا اور حلم و حیا
سب لوگ اتھے تن وہ تھے سیس
تھے مومن پاکان وہ سارے
دل جیوکے اندر اسکو رکھ
گر آیا کوئی تکرار اپر
یا ترک تو کر اسکی صحبت
تھی جسکی خلافت ای دلبند
کچھہ نین تھا ایمان سے آگاہ
یا باہر اسکو کر ایا مجلس سو

خوش آتا تھا با عز و شرف
تو لنبا ہو ویگا یہ مقال
سب دادے تشنہ کے اور دادیان
سب بیاہ ستی باندھی تھے من
تھے علم و ادب مین بے مانند
حق لطف سے انکو بخشتا تھا
بھی تھے وہ سرور کے اجداد
آسمان شرافت کے تارے
کوئی اسکے مخالف گر بولا
اس حرف سے اسکو توبہ کر
نزدیک عمر بن عبد عزیز
اُن چاروں خلفا کی مانند
وہ سلطان کرے خوار اسکو

فقیر نے یہہ رسالہ جو بطور فتوے لکھا تاکہ برادران اس سے نفع عظیم پاویں اور سرور دو جہان کے تمام آبا و کرام وامہات عظام آدم و حوا علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

سے حضرت عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما تک مسلمین تھے کرکے اعتقاد کریں امیدگاہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ محض اپنی کرم و عنایت سے اس رسالے کو قبول فرماویں اور اس فقیر کو جو آپ کے سلسلہ کا غلام اور نام لیوا ہے نظر توجہ فرماویں اور خاص اپنے فضل کے صدقے سے مرحمت فرماویں و بس ؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را۔

تم ہذا الجواب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب المرقوم ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۵ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مطابق ۱۹ فروری ۱۸۹۸ء شنبہ - کتبہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ الباری المسکین السید محمد عبد الغفار شاہ قادری الحنفی بنجلوری اعلی المدرس فی المدرسۃ العربیۃ لجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر بنجلور صانہ اللہ عن الفتن والشرور -

سید محمد عبد الغفار شاہ قادری الحنفی بنگلوری

ہذا الجواب صحیح مطابق لاعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ کتبہ خادم الطلبا القاضی الحاج السید شاہ محمد عبد القدوس قادری الحنفی بنجلوری ناظم المدرسۃ لجامع العلوم الواقعۃ فی المسجد الجامع لمعسکر بنجلور -
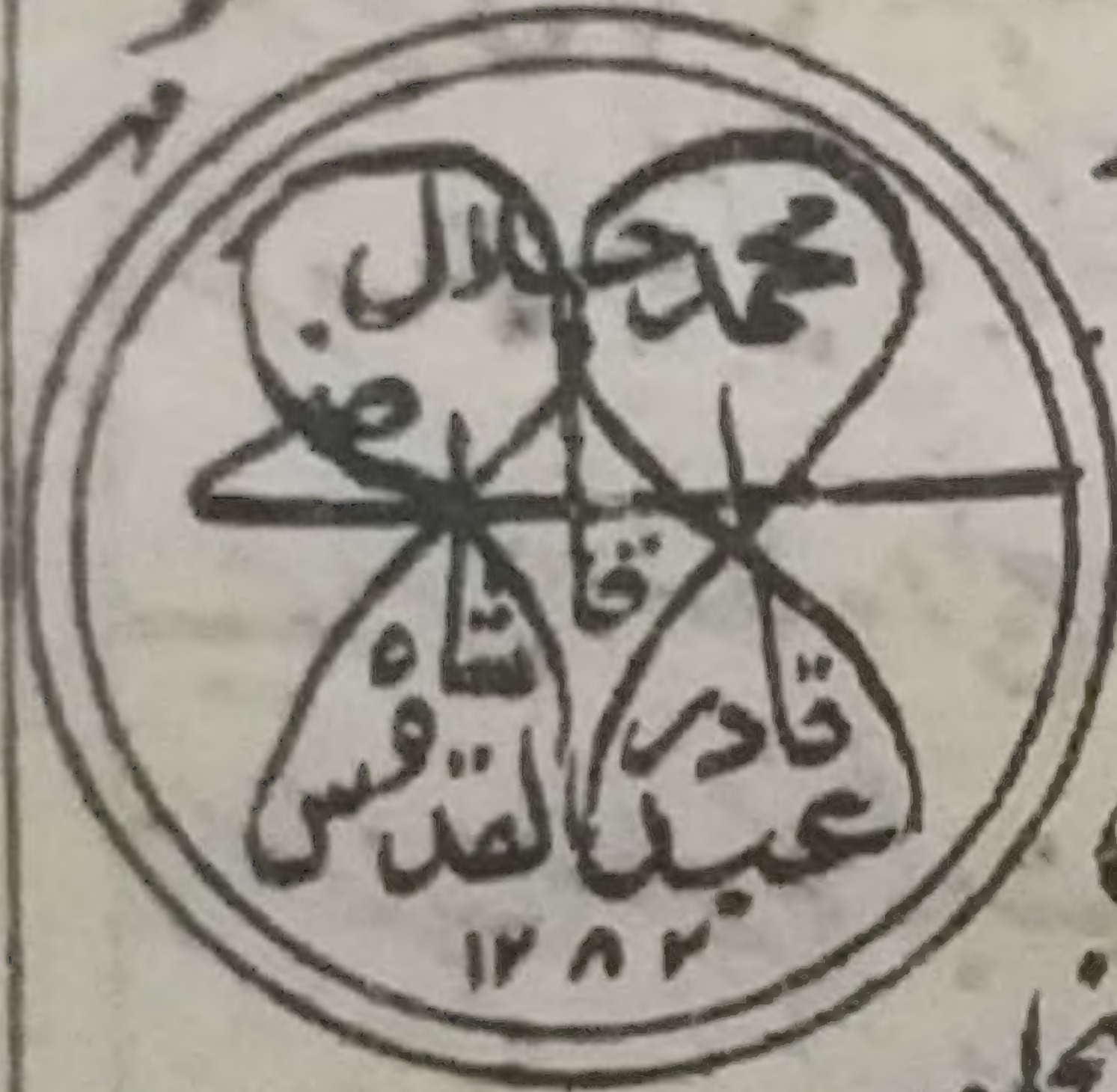
مہر: محمد جلال ضی قادری شاہ عبد القدوس ۱۲۸۲

ہذا الجواب صحیح بلا ارتیاب لذی العلم واولی الالباب - کتبہ المسکین الآثم المقصر السید شاہ محمد عبد الرزاق قادری الحنفی بنجلوری المتخلص ناظر صدر المدرس لمدرسۃ السرکاریۃ النظامیۃ بقصبہ سنگاریڈی پیٹھ ضلع میدک المتعلقہ لحیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن -

ابن عبد الرزاق قادری محمد شاہ جلال

ہذا الجواب صحیح کتبہ الحکیم السید محی الدین حنفی بنجلوری المتخلص بہ عبرت

ہذا الجواب صحیح کتبہ السید حسن صانہ اللہ عن الفتن -

ہذا الجواب صحیح کتبہ السید محمود شاہ قادری الحنفی چن پٹی -

ہذا الجواب صحیح کتبہ محمد عظیم الدین
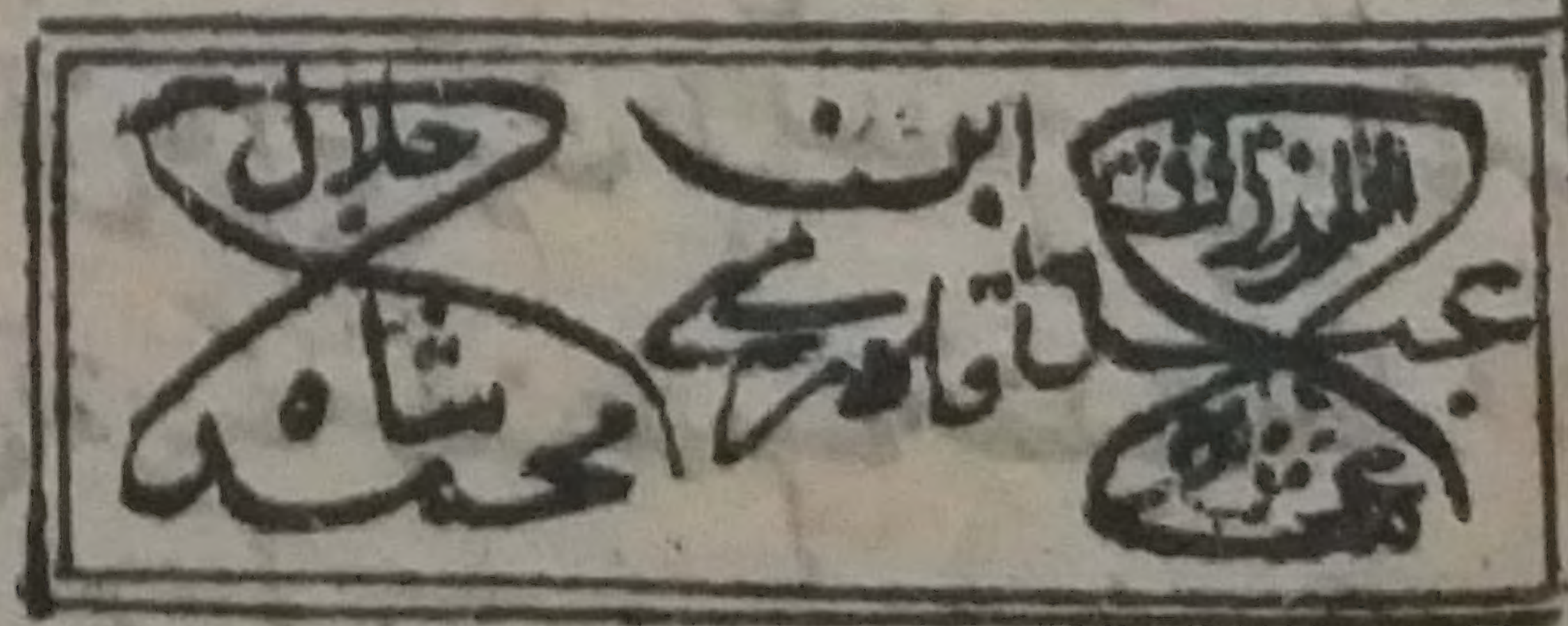
فتوی علماء کرام شاہجہان آباد

عالم جلیل فاضل نبیل جامع معقول حاوی منقول مخزن شریعت معدن طریقت مخلصی مولانا مولوی سید محمد عبد الغفار شاہ صاحب قادری الحنفی بنگلوری اعلی مدرس مدرسۂ عربیہ جامع العلوم معسکر بنگلور نے جو یہہ رسالہ ہدایۃ الغبی الی اسلام آباء النبی لکھاہی فقیر نے من اولہ الی آخرہ مطالعہ کیا بیشک مولف علام نے بہت محنت کی جو نایاب کتب سے اس مسئلہ کو مضامین شریفہ و مطالب عظیمہ سی مزین کیا انکی کتب بینی ولیاقت علمی کا یہہ ایک نمونہ ہی مجھ کو امید قوی ہی کہ ان سی زیادہ تائید مسایل دینیہ و ترویج مطالب شرعیہ کی ہوگی اور ہو وی گی جزاہ اللہ خیر الجزاء بیشک اس زمانہ میں اس رسالہ کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ جو کتابیں فی زماننا مطبوع ہوتی ہیں اس مسئلہ کا تذکرہ بہت کم ہے اس مسئلہ کا رواج دینا اہم مہمات وضروریات سے ہے جس سے شرافت عظمی ونجابت کبری آنحضرت صلعم کا ثابت ہوتاہی مولف علام نے خوب کیا کہ اسکو آیات شریفہ معہ استدلال مفسرین ثبوت کرکے احادیث کرام واقوال ائمہ عظام وعلماء فخام سی اسکو مبرہن کردیا اور معترضین کے اعتراض موافق واب علماء بلاطعن وتشنیع نقل کرکے عمدہ طورسے جواب دیا اور تشفی بخش ادلہ سے ہریک ناظر کو مسرور و مبتہج کیا اور رسالہ تفصیل میں نادر حکایات اور عمدہ روایات کو معتبر اور نایاب کتب سی نقل کرکے ثابت کردیا کہ منشار الہی یہی تھا کہ بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو باعث کاینات ومفخر موجودات ہیں من آدم وحوا الی عبد اللہ وآمنہ رضی اللہ عنہم مومنین ومسلمین ومرسلین کے ارحام طیبہ سے نقل کرتے ہوئے طیب اور طاہر ظاہر کرنا تاشرافت عظمی حضرت کی تمام انبیاء پر ظاہر ہو چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے موافق حکم الہی شیث علیہ السلام سی جو عہد نامہ لکھوانا اس مضمون پر دال ہے اور ضمنا اس تقریر کے مولف علام نے افضلیت خلفاء اربعہ موافق ترتیب خلافت جیسا کہ اعتقاد اہل سنت وجماعت ہے خوب ثابت کردی وہ

کہ آدم علیہ السلام کی انگشت شہادت ہیں آنحضرت کا نور اور باقی چار انگلیوں میں خلفاء اربعہ کا نور منتقل ہونا اور تابوت سکینہ میں آنحضرت کی صورت کے اطراف ان خلفاء اربعہ کے صورتیں ہونا یہ شہادات صاف پکار رہی ہیں کہ افضلیت خلفاء اربعہ علی الترتیب موافق اعتقاد اہل سنت وجماعت منشاء الٰہی ہے اس میں چون وچرا کی قدرت نہیں الحاصل آنحضرت کے تمام آباء کرام وامہات عظام من آدم وحوا الی عبد اللہ وآمنہ مومن مسلمان ہونا ادلہ قویہ وبراہین جلیہ سے ثابت ومبرہن ہے اہل سنت وجماعت کو یہی اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ کما حرر ہذا الفاضل شکر اللہ سعیہ حررہ المسکین خادم العلما الٰہی بخش متوطن شاہجہاں آباد۔

فتویٰ علماء کرام مدراس

جمیع آباء وامہات آنجناب مقدس صلی اللہ علیہ وسلم ناجی ومومن تھے کما ذکرہ المجیب کتبہ محمود کان اللہ۔ محمود ۱۲۸۶

(مہر: خادم شریعت غرا قاضی عبید اللہ علاقہ مدراس)

یہ جواب موافق مذہب اہل سنت کے ہے عبید اللہ کان اللہ لہ۔ ....

ابوین شریفین والدین ماجدین بلکہ جمیع آباء وامہات حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ناجی ومومن ہونا اہل سنت وجماعت کے پاس دلایل قویہ وا سانید معتبرہ سے ثابت ہے از انجملہ یہ ہیں جو فاضل مجیب نے نقل کئی ہیں جزاہ اللہ خیر الجزاء اسکے خلاف میں تحریر وتقریر کرنی ضعف ایمان وعدم محبت کی علامت ہے کتبہ المسکین غلام رسول

(مہر: غلام رسول ۱۳۱۰)

فتویٰ علماء کرام نوتہ ضلع راولپنڈی

المجیب مصیب۔ خادم العلما سلطان احمد۔ الجواب صحیح۔ غلام محمد مدرس مدرسہ دار العلوم نوتہ

ہذا ہو الحق عندی	الجواب صحیح	المجیب مصیب
محمد عیسیٰ مدرس دوم مدرسہ دار العلوم نوتہ	تاج محمود مہتمم مدرسہ دار العلوم نوتہ	ہر جا کہ بنگری ہمہ نور محمد است ناظم مدرسہ دار العلوم نوتہ

فتوی علماء کرام بریلی

بحمد اللہ والمنۃ یہ رسالہ بہت ہی عمدہ اور خوب ہے فلہذا چند سطور اسمیں تحریر کی جاتی ہیں اسکا نام بلحاظ تاریخ (شمول الاسلام لاصول الکرام) ہے۔ فائدہ۔ انشاء اللہ تعالے یہ تحریر دلپذیر مستقل طور پر عنقریب طبع کر کے ہدیہ ناظرین کیجاوے گی۔ بخوف تطویل ہو اہیر اسماء گرامی پر اکتفا کیا گیا۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفی احمد رضا خان

الجواب صحیح
محمد رضا خان قادری
۱۳۱۳

الجواب صحیح
محمدی حنفی قادری ولد مولوی محمد رضا خان محمد حامد رضا خان

الجواب صحیح
محمد سلطان احمد خان

الجواب صحیح
محمد شاہ
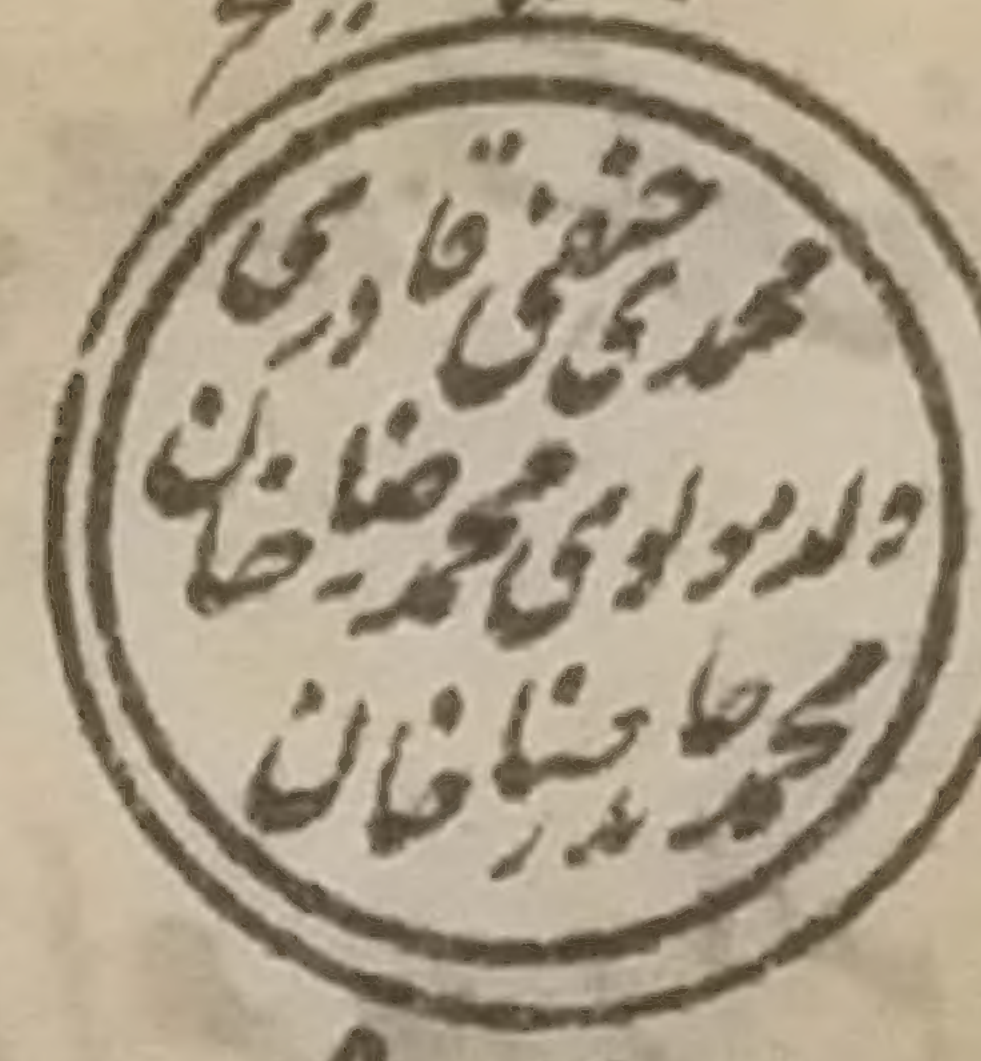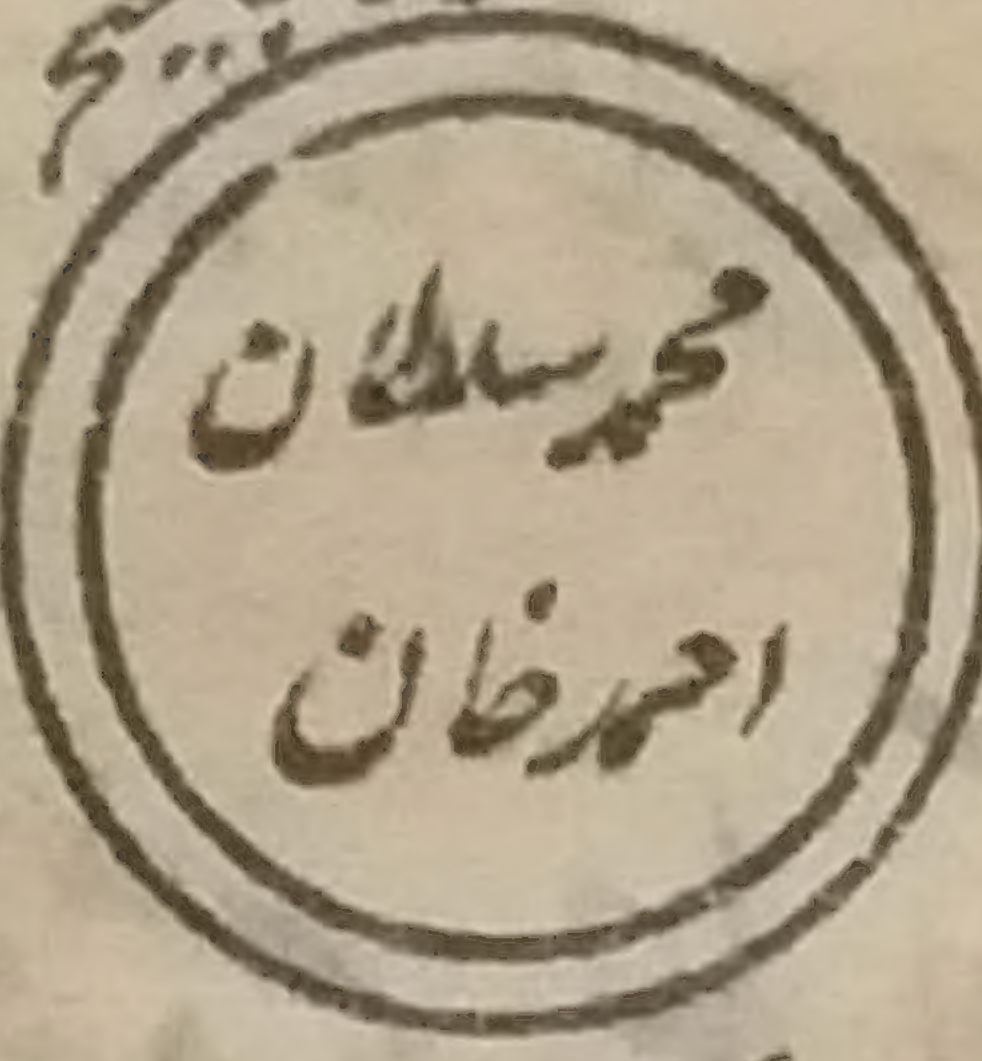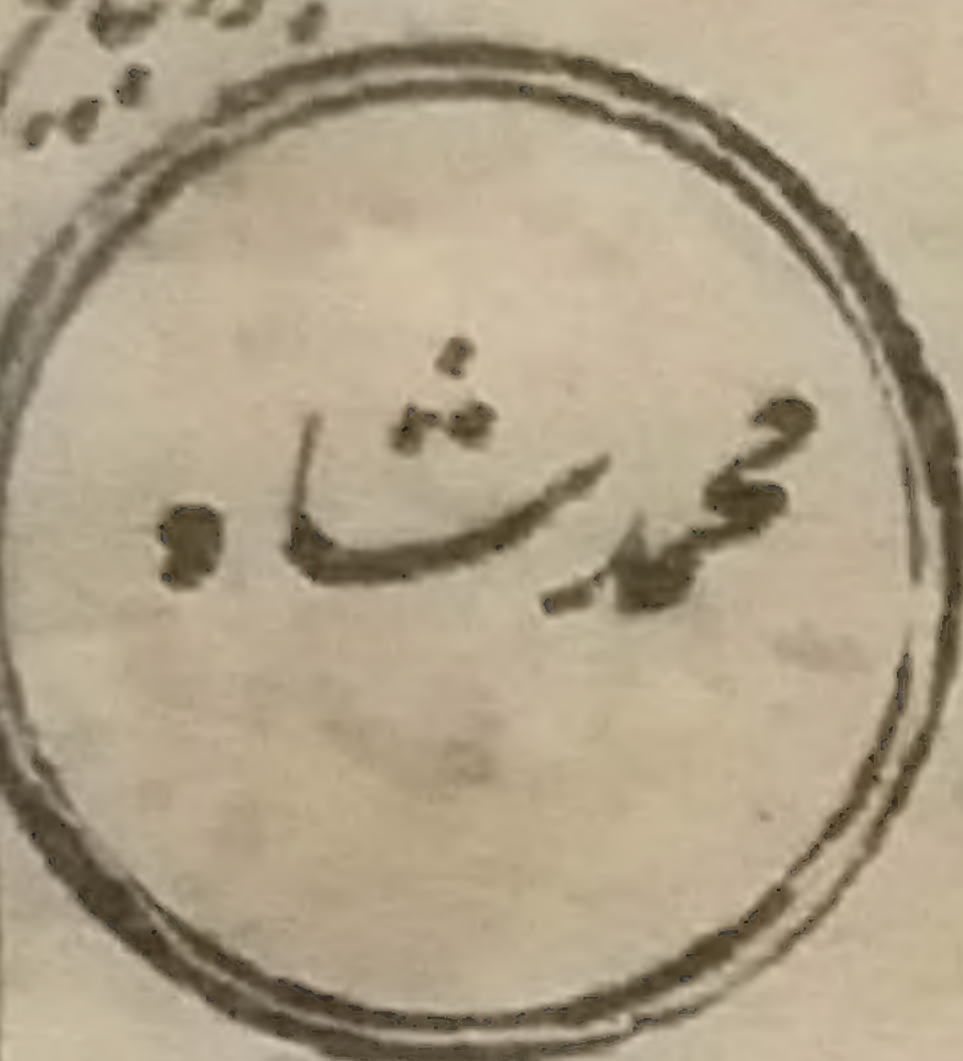
محمد عبد الرحمن عمر

فتوی علماء کرام بھیرہ علاقہ پنجاب

ہذہ المسئلۃ محققۃ عند العلماء الراسخین جمیع الاباء والامہات النبی الکریم الی آدم علیہ السلام من المومنین واحادیث المسلم التی توہم خلافہا منسوخۃ کما بسط فی التاریخ الخمیس فی احوال النفس النفیس للعلامۃ حسین بن محمد یار بکری وقالوا ان آزر عم الخلیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام وابوہ تارخ من المسلمین الموحدین ونور الشریفۃ ما زالت منتقل من الساجدین فیکفی فی ہذہ الرسالۃ المتبرکۃ الموسوم بہدایت الغبی الی اسلام آباء النبی فلا شک ان لہ من الفاضلین والعلماء الکاملین ایدہ اللہ تعالی فی یوم الیقین بحرمۃ النبی واصحابہ المتقین۔ حررہ الفقیر عبد الغفور المعروف بہ غلام قادر الحنفی مذہبا والقادری طریقتا والبھیروی وطنا واللاہوری اقامۃً

فتوی علماء کرام عظیم آباد

حضرت سرور عالم صلعم کے آباء واجداد سب مسلمان تھے علماء کرام اسی پر فتوی ہے جیسا کہ فاضل ہذا نے لکھا ہے شکر اللہ سعیہ۔ حررہ العبد الذلیل محمد وحید المدعو بہ غلام صدیق سنی الحنفی الفردوسی عفی عنہ ذنوبہ۔

فتوی علماء کرام حیدرآباد دکن

بیشک حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلعم کے آباء کرام و اجداد عظام من آدم الی عبد اللہ کلہم اہل اسلام تھے اور یہی عقیدہ اہل سنت وجماعت ہے اور یہ بدلائل قویہ وبراہین مبینہ ثابت ہے جیسا کہ علامہ مجیب نے اس رسالہ میں لکھا ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ حررہ العبد السید محمد یحیی حسنی القادری الحیدرآبادی عفی عنہ

ہذا الجواب صحیح
رحمۃ اللہ ملک
۱۲۷۵

الجواب صحیح الہی بخش صدر مدرس مدرسہ ابو العلائی آغائی